

اہل معرفت کے ہمارے گھر میں

میراثہ نبوی ﷺ

الشاہ امام احمد رضا خان کا مایہ ناز رسالہ

ازلة العار بحجة الكرائمه عن كلاب النار
(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسائی سے بچانا)

تسہیل و حاشیہ مولانا ناصر الدین ناصر قادری عطاری مدنی

بنام

بد مذہبوں سے رشتہ داری
دنیا و آخرت کی ذلت و خواری

بد مذہب

اہل سنت

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری

نام کتاب : بد مذہبوں سے رشتہ داری
دنیا و آخرت کی زلت و خواری

تسہیل و حاشیہ

علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

باہتمام : محمد شاہ زیب اختر القادری

اشاعت : دسمبر 2010ء

تعداد : 1000

ناشر : بہار شریعت فاؤنڈیشن، کراچی۔



برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی

ضیاء القرآن، اردو بازار، کراچی۔

مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی۔

پروگریسو بکس، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك و اصحابك يا حبيب الله

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم --- بسم الله الرحمن الرحيم

دورِ حاضر کی یہ بد بختی و بد نصیبی کہ اس میں یہ بات عام رواج پائی جا رہی ہے کہ عوام اہلسنت میں سے بعض سادہ لوح مسلمان اپنی بہنوں بیٹیوں اور دیگر محرمات کا رشتہ گمراہ و مذہب گھرانوں میں کر دیتے ہیں اسکا سبب یا تو ان کی دینی لاعلمی ہوتی ہے یا دینی معاملے لا پرواہی و بے توجہی۔ بعض اپنی محرمات کی بڑھتی ہوئی عمر اور رشتے نہ آنے کے سبب پریشان ہو کر بد مذہبوں میں رشتہ کر لینے میں عار محسوس نہیں کرتے اور بعض دنیاوی مال و دولت گاڑی بنگلہ اچھا عہدہ وغیرہ دیکھ کر بلا تامل ان سے رشتہ جوڑ لیتے ہیں مگر ان وجوہات سے ہٹ کر ایک بڑی اہم ترین و سنگین وجہ یہ ہے کہ آج کل بہت سی قسم کے گمراہ و بد مذہب، مسلک اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں سے میل جول، راہ و رسم لین دین کر کے اور چکنی چپڑی باتیں کر کے خود کو سچا و پکا مسلمان ظاہر کر کے ان کا دل موہ لیتے ہیں پھر انکے گھرانے میں شادی بیاہ کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں جسکا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد با آسانی لڑکی کو اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں سادہ مسلمان انکے اس مکر سے ناواقف ہونے کے سبب بعض اوقات خوشی خوشی اور بعض اوقات سوچ بچار کر کے رشتہ کر دیتے ہیں جسکا بھیانک انجام یہ نکلتا ہے کہ کچھ ہی عرصے میں انکی لڑکی صحبت بد کے طفیل گمراہ و بد مذہب ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے بلکہ بعض اوقات نہ صرف لڑکی بلکہ لڑکی کے دیگر رشتہ دار بھی اس دام فریب میں آ کر اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہو کر ایمان جیسی قیمتی دولت کھو بیٹھتے ہیں۔

ایمان جیسی انمول اور اہم ترین دولت کو سنبھال رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ گمراہوں بد مذہبوں مرتدوں کافروں سے خود کو بچا کر رکھیں ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ نہ کریں دوستی محبت، رشتہ داری کا روبرو ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا لین دین اور سب سے بڑھ کر شادی بیاہ کا قطعاً کوئی معاملہ نہ کریں۔

اس بارے میں قرآن و حدیث کیا کہتے ہیں یہ جاننے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ بد مذہب ہوتے کون ہیں اتنی کی کتنی اقسام ہیں کیا یہ کافر ہیں یا کافر سے بھی بڑھ کر ہیں۔

انسان کی دو قسمیں ہیں مسلمان اور کافر مسلمان کی دو قسمیں ہیں صحیح مسلمان اور گمراہ۔ صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو اور گمراہ مسلمان وہ بد مذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہو مگر اسکی بد مذہبی کفر کو نہ پہنچی ہو۔

پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں کافر اصلی اور کافر مرتد۔ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمہ اسلام کو نہ مانتا ہو جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرتد مجاہد اور مرتد منافق۔ مرتد مجاہد وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا اور کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا انکار کر کے دہریہ مشرک مجوسی یا کتانی وغیرہ ہو جائے۔ اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر اللہ عز و جل اور نبی کریم ﷺ و رحیم ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے انکی شان میں گستاخی کرتا ہے یہ کافروں کی سب سے بدتر قسم ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔

میں گستاخی کرتا ہے یہ کافروں کی سب سے بدتر قسم ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔

یہ مرتد کئی فرقوں میں تقسیم ہیں انکی اقسام و عقائد درج ذیل پیش کئے جاتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمان ان بد مذہبوں کی اقسام اور انکے عقائد کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کریں اور اپنے آس پاس موجود مسلمانوں کا لبادہ اوڑھے ان منافقوں کو پہچان سکیں اور دوسرے مسلمانوں کے سامنے انہیں بے نقاب کر سکیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا رسالہ بنام ”ازالۃ الجار بحجیر الکبرائمہ عن کلاب النار“ (معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا) کی تسہیل اسی عظیم مقصد کا ایک پہلو ہے تاکہ عوام اہلسنت بد مذہبوں سے رشتہ داری کر کے دنیا و آخرت کی ذلت و خواری کے حقدار نہ بنیں۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد ناصر مدنی غفرلہ



بد مذہبوں سے رشتہ داری دنیا و آخرت کی ذلت و خواری

قادیانی

ان میں ایک گروہ برزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔ یہ گروہ برزا کو مہدی مہجدہ، نبی اور رسول مانتا ہے، حضور سید عالم ﷺ کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آیا و اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بتایا تھا کہ اِنِیْ خَاتِمُ النَّبِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی (مشکوٰۃ ۳۶۵) یعنی میں آخر الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں ہوگا۔ اور قرآن کریم نے انہیں بتایا تھا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِیْنَ (پارہ ۲۲۔ رکوع ۲) یعنی محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن خدائے تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی حضور ﷺ کی ذات پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہے۔ آپ نے باپ نبوت پر مہر لگا دی آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔ (انوار الجدیث)

وہابی دیوبندی

اور ان کا ایک گروہ وہ ہے جسے وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے۔ اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان ص ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ ”اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (مجاز اللہ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا

نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر وحسن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ نا سمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔ پھر اسی کتاب کی صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ ”اگر بالغرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور ﷺ کا علم کم ہے جو شخص شیطان و ملک الموت کے لئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد نیپٹھی نے اپنی کتاب پراہین قطعہ ص ۵۱ پر لکھا کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (رسالہ یکروز یص ۱۴۵ مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کر مٹی میں مل گئے۔ (تقویہ الایمان ص ۷۹)

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں اس لئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدارس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان،

سرحد اور دکن و کوکن کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کے فتاویٰ دیا ہے تفصیل کیلئے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارمہ الھند یہ کامطالعہ کریں نوٹ: جماعت اسلامی تحریک اسلامی جماعت المسلمین، توحیدی تبلیغی یہ سب وہابی گروہ سے متعلق ہیں۔

اہل قرآن

ان میں ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتا ہے اور بس کھلم کھلا سب حدیثوں کا انکار کرتا ہے بلکہ حضور ﷺ کی اطاعت کا بھی منکر ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ انہیں تو خداے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ یا یہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (پارہ رکوع ۵) یعنی اے ایمان والو! خداے تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

رافضی

ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ”تحفہ اثنا عشریہ“ دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب و شتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافرو منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح و فضائل بیان کیے اس کو تقیہ و بز دلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر ان کی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا

ہے تو وہ اس کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرمانا ہے کہ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے
 راضی۔ کیا کافروں منافقوں کیلئے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت
 شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحب زادی فاروق اعظم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے عقیدہ ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی
 بیٹی کافر کو دے سکتا ہے کہ وہ مقدس حضرات جنہوں سے اسلام کیلئے اپنی جانیں وقف
 کرویں اور حق گوئی اور اتباع حق میں لا یتخافون لومة لائمہ (۵۲:۵) کے سچے متصادق
 تھے پھر خود حضور سید المرسلین ﷺ کی دو شاہزادیوں کے بعد دیگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ اور صدیق و فارق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحب
 زادیان شرف و وجہیت سے مشرف ہوئیں۔ کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں ان کی
 نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لئے جائز رکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز
 نہیں۔ اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اسلحہ واجب ہے یعنی جو کام بند سے کے
 حق میں مانع ہو، اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرنے سے اسے کرنا پڑے گا۔ ایک عقیدہ یہ
 ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالا جماع کفر ہے
 کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں
 سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیے۔ مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی
 اسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالا جماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔ ایک
 عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے مصلحت اس کے غیر میں ہے
 پہچانتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کا خالق
 اللہ ہے اور برائیوں کا خالق یہ خود ہیں۔ مجوس نے دعویٰ خالق ہانے تھے۔ بزدان خالق خیر،

اہرمن خالق شر۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہے، اربوں سکھوں خالق ہیں (بہار شریعت)
 ۱۸۔ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص
 کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ تعالیٰ کفر
 پر، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جس
 نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو
 کافر بنا دیتا ہے (بہار شریعت)

۱۹۔ بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے اور
 کچھ بھی کرے یہ خیال غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جب اہل قبلہ میں کفر کی کوئی علامت و نشانی
 پائے جائے یا اس سے کوئی بات موجب کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے۔ حضرت و ملا علی
 قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں۔ ان المسلمان یعدونہ تکفیراً احد من اهل
 القبلة عند اهل السنة انه لا ینکفر ما لم یؤخذ بشئ من امارات الکفر و
 علاماتہ ولما ینصدرو عنہ شئ من موجباتہ۔ یعنی اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں
 سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی
 علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۴)
 اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ لا اختلاف فی
 کفر المتخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل قبلة المتواظب
 علیہ فحتمہ علی الطاعات کما فی شرح التخریر۔ یعنی ضروریات اسلام میں
 سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور غیر طاعت میں
 بسر کرے۔ جیسا کہ شرح تحریر انام ابن ہمام میں ہے (شامی جلد اول ص ۳۴۳) اور حضرات
 امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ ایما و محتل سب رسول
 اللہ ﷺ او کذب او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و باغت منه امراته۔ یعنی جو
 شخص مسلمان (اہل قبلہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ نسبت
 کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور ﷺ کی شان گھٹائے وہ یقیناً
 کافر خدا کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ (شامی جلد سوم ص ۳۰۰)

ازلة العارب حجر الكرائمه عن كلاب النار

(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)
مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ
جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد و پالی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟
اس میں شرعاً گناہ ہو گا یا نہیں؟ بیوا تو جردا۔

مستقی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست راجپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب
الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نکاح مذکور ممنوع و ناجز و گناہ ہے، غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ و ضلالیہ
کتاب ”جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد“ میں ان کی تصانیف سے نقل کئے اور
ان کا گمراہ و بد مذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ ﷺ نے
بد مذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوهم ولا تشاربوهم ولا تناکلوهم۔

یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور بیاہ شادی نہ کرو

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ:

ہر کہ بایعتیان انس و دوستی پیدا کند نوت ایمان و خلاوت آں ازوے برگیرند۔

جو شخص بد عقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (ت)

۱۔ الضعفاء الکبیر - ترجمہ ۱۵۳ - احمد بن عمران - دارالکتب العلمیہ بیروت - ۱/۱۳۶

کنز العمال - حدیث نمبر ۳۲۳۶۸ - موسسۃ الرسالہ بیروت - ۱۱/۵۲۹

۲۔ تفسیر عزیزی پارہ ۲۹ - آیۃ و دوالو تہن فیدھنون کے تحت - افغانی دارالکتب دہلی ص ۵۶

اور طحاوی حاشیہ در مختار سے نقل کیا: من کان خارجاً من هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار۔

جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔
کثرت سے علمائے مشاہیر کی اس پر محرمیں ہیں، بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفر یہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل و زنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاحی صحیح نہیں اور اگر عقیدہ کفر یہ نہ بھی رکھتا ہو تو بد مذہب سے مناکحت بحکم آیت و حدیث منع ہے، حدیث اور گزری، اور آیت یہ ہے قل اللہ تعالیٰ:

ولا تترکوا الى الذين ظلموا فتمسکم النار۔

نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں بھجوائے گی آگ دوزخ کی۔

ناظم ندوہ نے اپنے فتوے عدم جواز نکاح سنیہ و شیعہ مطبوعہ مطبع نظامی میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔
الساظر الواز را لمقتضی بذیل سیدہ ومولا۔ امیر المومنین سیدنا الصدیق العتیق اتقی عبد الوحید غلام صدیق الحنفی الفردوسی العظیم آبادی عفا عنہ ربہ ذوالا یاوی۔

فتوائے علمائے پٹنہ

(۱) اصاب من اجاب (جو جواب دیا گیا ہے درست ہے۔ ت)
حافظ محمد فتح الدین پنجابی (صدر مجلس اہلسنت پٹنہ، مقیم مرشد آباد)

۱۔ طحاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح، دار المعرفۃ بیروت، ۱۵۳/۴

۲۔ القرآن ۱۱۳/۱۱

(۲) هذا هو الحق الصريح و ما سواه باطل قبيح (یہ جواب حق صریح ہے اور اس کے سوا باطل قبیح ہے۔ ت) محمد امیر علی (مرحوم) سابق ہیڈ مولوی ٹارٹل اسکول پٹنہ

فتوائے علمائے بہار

(۱) مبسلا و محمد او مصليا اما بعد مقاله العلامة و افاده الفہامہ حق صریح و محقق صحیح جدیر بالا اعتماد و حقیق بالا مستناد و دونہ خرط القتاد و لا ینکرہ الا اہل الغی و العناد و البغی و الفساد.

بسملہ، تحمید اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کے بعد، جو کچھ حضرت علامہ وفہامہ نے کہا وہ واضح حق مثبت و صحیح، لائق اعتماد و استناد ہے و اس کا خلاف مشکل ہے اور سوائے گمراہ، ہٹ دھرم، باغی اور فسادی کے کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا (ت)

کتبہ خویدم الطلبة ابو الاصفیا محمد عبدالواحد خاں رامپوری بہاری عفا عنہ

(۲) من كان من زمرة محمد بن عبد الوهاب ممن يتهمون عامة امة مرحومة بالشرك والكفر على زعمهم الفاسد وفهمهم الكاسد فهو من الزنادقة والملاحدة ولا يجوز به المناكحة والمخالطة وكذلك من كان من الغير المقلدين من يركن الى المجسمية والمشبهيية والرافضة في السوء.

تمام امت مرحومہ کو اپنے زعم فاسد اور فہم کاسد کی بناء پر شرک و کفر کے ساتھ مہتمم کرنے والے محمد بن عبد الوہاب کے گروہ سے تعلق رکھنے والا شخص زندیق و ملحد ہے اس کے ساتھ نکاح اور میل جول ناجائز ہے، اور یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو غیر مقلدین میں سے مجسمیہ، مشبہیہ اور روافض کی طرف میلان رکھتا ہو۔ (ت) حررہ محمد یوسف بہاری

(۳) اصاب من اجاب جزى الله المحقق المدقق و حامى السنة و ما حى

البدعة مولانا منظم التحفة خير الجزاء . واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب
 مجیب نے درست جواب دیا۔ محقق، مدقق سنت کے حامی، بدعت کو مٹانے والے، ہمارے
 سردار اور تحفہ حنیفہ کے منتظم کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور
 اس کی طرف ہی لوٹتا ہے (ت) جناب مولانا حکیم (ابوالبرکات) استھانوی بہاری

(۴) حامد او مصلیا قد صح مافی هذه الفتوى كيف لا وهي مملوءة من الروايات الفقهية
 المعتمدة والاحاديث الصحيحة فالمجيب مصيب بلا اعتراء جزاه الله سبحانه بفضلہ
 الاولی خیر الجزاء حيث صرف همه العلباء و بذل جهده بالنهج الاعلی فی رد
 الكلمات السفلی من اجاب فعلا اصاب ودونه خراط الفتاد ، واللہ اعلم بالصواب فقط
 اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور نبی کریم پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو کچھ اس فتویٰ میں ہے
 درست ہے، کیسے نہ ہو جبکہ یہ فتویٰ معتبر فقہی روایات اور صحیح احادیث سے لبریز ہے اور مجیب
 بلاشبہ مصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضل سے مجیب کو جزائے خیر عطا فرمائے جس نے
 کلمات سفلی کے رد میں اپنی بلند ہمتی اور سعی بلیغ کو کامل طریقے سے بروئے کار لایا۔ مجیب
 نے درست کہا جس کے خلاف کہنا مشکل و ناممکن ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقط۔ (ت)
 حررہ خویدم الطلبة الراجی الی رحمۃ ربہ المنان السید محمد سلیمان اشرف البہاری المرادوی عفی عنہ
 (۵) حامد او مصلیا، الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور نبی اقدس پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جواب حق ہے اور حق کے
 بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں۔ (ت)

کتبہ خادم الطلبة خاکسار سیدنا ظہر حسین بہاری المرادوی

فتوائے علمائے بدایوں

- (۱) الحبيب مصيب (جواب درست ہے۔ ت) محبت الرسول عبد القادر قادری
 (۲) لاریب فیہ (اس میں کوئی شک نہیں۔ ت) مطیع الرسول محمد عبد المتقدر قادری
 (۳) الجواب صحیح (جواب صحیح ہے۔ ت) محمد عبد القیوم قادری

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد لله الذي لم يرتض الطيبات الا للطيبين الاخيار وترك النجيبين
 للنجيبات الا قذارا والصلوة والسلام على من امرنا بالتجنب عن كلاب
 النار وعلى اله وصحبه الشاهرين سيوفهم على رؤس المبتدعين الفجار
 اُس اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے طیبات کو صرف طیب لوگوں کیلئے منتخب فرمایا اور
 خبیث خبیث لوگوں کیلئے چھوڑ رکھا ہے اور صلوٰۃ و سلام اس پر جس نے ہمیں جہنم کے
 کتوں۔ ۱ سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ کے آل و اصحاب پر جو بدعتی فاجر لوگوں پر اپنی
 تلواریں لہرا رہے ہیں (ت)

فی الواقع صورت مستفسرہ۔ ۲ میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل۔ ۳ و زنا ہے یا ممنوع
 و گناہ۔ سائل سنی، صاحب معاملہ سنی و سنیہ، برادران سنت ہی سے خطاب ہے اور انہیں کو حکم
 شرع سے اطلاع دینی مقصود کہ ایک ذرا بنگاہ غور ملاحظہ فرمائیں، اگر دلیل شرعی سے یہ احکام
 ظاہر ہو جائیں تو سنی بھائیوں سے توقع کہ نہ صرف زبانی قبول بلکہ ہمیشہ اسی پر عمل فرمائیں
 گے اور اپنی کریمہ عزیزہ بنات و اخوات۔

۱۔ رافضی دہابی ال حدیث الیٰ قر و غیرہ ۲۔ واضح کی گئی ۳۔ واقع ہی نہ ہوا آن خارجی، قادیانی

۴؎ کوہان و اتنا۔ ۵؎ اور دین، ناموس میں گرفتاری با۔ ۶؎ سے بچائیں گے، ہاتھ
 اتوٹیں۔ وہابی ہو یا اُنسی جو بد مذہب عقاید کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پر نور خاتم النبیین
 ﷺ کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص و دخل بشری کا اقرار، تو ایسوں۔ ۷؎ سے نکاح باجماع
 مسلمین بالقطع والیقین۔ ۸؎ باطل محض۔ ۹؎ وزنائے صرف۔ ۱۰؎ ہے اگرچہ صورت سوال
 کی غس ہو۔ ۱۱؎ یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیان اسلام میں
 جو عقائد کفریہ رہیں ان کا حکم مثل مرتد ہے لما حققنا فی المقالة المسفرة عن احکام البدعة (جیسا
 کہ ہم نے اپنے رسالہ "المقالہ" المسفرة عن احکام البدعة والمکفرة میں تحقیق
 کی ہے۔ ت) ظہیر یہ و ہندیہ و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے: احکام مثل احکام المرتدین (ان
 کے احکام مرتدین والے ہیں۔ ت) اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت و
 مرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی۔ ۱۲؎ کسی سے نہیں ہو سکتا۔ خانیہ و ہندیہ وغیرہ ہا میں ہے:
 واللفظ لا خیر لا يجوز للمرتدان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة
 اصلية وكذلك لا يجوز نکاح المرتد مع احد کذا فی المبسوط۔ ۲
 دوسری کے الفاظ یہ ہیں مرتد کیلئے کسی عورت، مسلمان کافر یا مرتدہ سے نکاح جائز نہیں، اور
 یونہی مرتدہ عورت کا کسی بھی شخص سے نکاح جائز نہیں جیسا کہ مبسوط میں ہے۔ (ت)
 اور اگر ایسے عقائد۔ ۱۳؎

۱۔ حدیقہ ندیہ الاستخفاف بالشریعہ کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۳۰۵/۱
 ۲۔ فتاویٰ ہندیہ القسم السابع المحرمات بالشک، کتاب النکاح، نورانی کتب خانہ پشاور ۲۸۲/۱
 ۳؎ بیٹیوں اور بہنوں ۵؎ اخروی تباہی اور غم ۶؎ بے دینی کی آفت میں گرفتار ہونے
 ۷؎ مذکورہ بالا تمام بد مذہب ۸؎ بلا شک و شبہ۔ ۹؎ واقع ہی نہیں ہوا ۱۰؎ زنا کے سوا کچھ نہیں
 ۱۱؎ سوئی سنی مرد کا مرتدہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲؎ جو شروع ہی سے کافر ہو ۱۳؎ کفریہ۔

خود نہیں رکھتا مگر کبرائے۔ ۱۴؎ وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقاید رکھتے ہیں انہیں امام و پیشوایا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔

یونہی اُن کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ وجیز امام کردری و درمختار و شفاۓ امام قاضی عیاض وغیرہ ہیں ہے: واللفظ للشفاء مختصراً جمع العلماء ان من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر (۱)

شفاء کے الفاظ اختصاراً۔ ۱۵؎ یہ ہیں، علماء کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔ (ت)

اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایان طائفہ ہوں۔ ۱۶؎ صاف صاف کافر مانتا ہے (اگرچہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اور اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ۔ ۱۷؎ کا آئے گا کہ ان طوائف ضالہ۔ ۱۸؎ عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں جن کا شانی و وانی۔ ۱۹؎ بیان فقیر۔ ۲۰؎ کے رسالہ اللوکیۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ (۱۳۱۲ھ) میں ہے اور بقدر کافی رسالہ مل سیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ (۱۳۱۲ھ) میں مذکورہ، اور اگر کچھ نہ ہو تو تفسیر ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدہ ضلالت ہے۔ ۲۱؎

۱۔ کتاب الشفاء، القسم الرابع، الباب الاول، وار معادت بیروت ۲/۲۰۸
۱۳؎ بڑے۔ ۱۵؎ مختصراً۔ ۱۶؎ پیشواؤں کا پورا گروہ۔ ۱۷؎ عین کفر نہیں مگر کفر تک لیجانے والا۔
۱۸؎ بھٹکے ہوئے گروہ۔ ۱۹؎ اطمینان بخش و مکمل۔ ۲۰؎ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت پروانہ شمع رسالت مجددین و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن۔ ۲۱؎ گمراہ کن عقیدہ

یونہی معاملات انبیاء و اولیاء و اموات و احواء۔ ۱) کے متعلق صذبا۔ ۲) باتوں میں ادنیٰ ادنیٰ بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات۔ ۳) و مستحبات۔ ۴) پر جا بجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول۔ ۵) وہابیت ہے جن سے ان کے دفاتر۔ ۶) بھرتے پڑے ہیں، کیا یہ امور متنفی و مستور۔ ۷) ہیں کیا ان کی کتابوں زبانوں رسالوں بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مستور ہیں، کیا ہر سنی عالم و عامی۔ ۸) اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحّد۔ ۹) اور مسلمانوں کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصہ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک۔ رد المحتار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے:

اعتقدوا انہم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرک کوناً ان کا اعتقاد

یہ ہے کہ وہی مسلمان ہیں اور جو عقیدہ میں ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ (ت)

فقیر نے رسالہ انھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) میں واضح کیا کہ خاص

مسئلہ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے ائمہ دین و علمائے کالمین والیئے عارفین

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین معاذ اللہ سب مشرکین قرار دپاتے ہیں۔ خصوصاً وہ جماہیر

۱۰) ائمہ کرام و سادات اسلام و علمائے اعلام جو تقلید شخصی پر سخت شدید تاکید فرماتے اور اس

کے خلاف کو منکر و شنیع۔ ۱۱) و باطل و فظیح۔ ۱۲) بتاتے رہے جیسے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی

و امام برہان الدین صاحب بدایہ و امام احمد ابو بکر جوزجانی و امام کیا ہر اسی و امام ابن سعّانی و

امام اجل امام الحرمین و صاحبان خلاصہ و ایضاً و جامع الرموز و بحر الرائق و نہر الفائق

و تنویر الابصار و در مختار و فتاویٰ خیریہ و غمر العیون و جواہر اخلاطی و منیہ و سراجیہ و مصنف و جواہر و

رد المحتار باب البغۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۱

۱) موت و زندگی ۲) سیکڑوں ۳) جائز ۴) پسندیدہ ۵) بنیاد ۶) صفحات ۷) پوشیدہ ۸) ادنیٰ

۹) ایک خدا کو ماننے والا ۱۰) سب ہی ۱۱) برا ۱۲) بگڑا ہوا

تارخانہ و مجمع و کشف و عالمگیر یہ موا انا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی و جناب شیخ مجدد الف ثانی وغیرہم ہزاروں اکابر کے ایمان کا تو کہیں پتا ہی نہیں رہتا اور مسلمان تو نرے مشرک بنتے ہیں یہ حضرات مشرک گر۔ ۱؎ ٹھہرتے ہیں والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالیٰ اور جمہور ائمہ کرام فقہائے اور علام۔ ۲؎ کا مذہب صحیح و معتمد و مفتی۔ ۳؎ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے۔ ذخیرہ و بزاز یہ و فصول عمادی و فتاویٰ قاضی خاں و جامع الفصولین و خزائنہ المفتیین و جامع الرموز و شرح نقایہ بر جندی و شرح و ہبانیہ و نہر الفائق و در مختار و مجمع الانہر و احکام علی الدرر و حدیثہ ندیہ و عالمگیری و رد المحتار و غیرہ ہاۓ کتب میں اس کی تصریحات واضحہ۔ ۴؎ میں کتب کثیرہ میں اسے فرمایا: السختار للفتویٰ اے (فتویٰ کے لیے مختار۔ ت) شرح تنویر میں فرمایا بہ یفتی ۲ (اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ ت) یہ افتاد تصحیحات اُس قول اطلاق کے مقابل ہیں۔ ۵؎ کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر اگرچہ محض بطور دشنام۔ ۶؎ کہے نہ از راہ اعتقاد۔ ۷؎ جامع الفصولین میں ہے:

قال لغيره يا كافر الفقيه الا عمش البلخي كفر القائل وقال غيره من مشايخ بلخ لا يكفر فاتفقت هذه المسألة بخاري اذا جاب بعض ائمة بخاري انه كفر فر جمع الجواب الى بلخ فمن افتى بخلاف الفقيه الا عمش رجع الى قوله وينبغي ان لا يكفر على قول ابي الليث وبعض ائمة بخاري والمختار للفتوى في جنس هذه المسائل ان قائل هذه المقالات لو اراد الشتم ولا يعتقد كافر الا يكفر ولو اعتقد كافر اكفر ۳۵ باختصار

کسی نے غیر کو کہا ”اے کافر“ تو امام اعمش فقیہ بلخی نے فرمایا وہ کافر ہو گیا، اور ان کے علاوہ

۱۔ جامع الفصولین، فی مسائل کلمات الکفر، اسلامی کتب خانہ کراچی ۳۱۱/۲

۲۔ رد مختار باب اعمش و بلخی دہلی ۳۲۷/۱

۳۔ جامع الفصولین، فی مسائل کلمات الکفر، اسلامی کتب خانہ کراچی ۳۱۱/۲

۱؎ مشرک بنانے والے ۲؎ شریعت سے آگاہ کرنے والے ۳؎ فتویٰ اسی پر ہے۔ ۴؎ تفصیلی و صاف وضاحت ۵؎ ان تصحیحات کی ابتداء اس جاری کئے گئے قول کے مقابل ہے۔ ۶؎ گالی ۷؎ یعنی طور سے

بد مذہبوں سے رشتہ داری دنیا و آخرت کی زلت و خواری

دیگر مشائخ نے فرمایا: وہ کافر نہ ہوگا، اور یہی مسئلہ بخاری میں پیش آیا تو بخاری کے بعض ائمہ نے فرمایا: وہ کافر ہو گیا۔ جب یہ جواب بلخ پہنچا تو جن لوگوں نے امام اعظمش فقیہ کے خلاف فتویٰ دیا تھا انہوں نے رجوع کر کے اعظمش کے قول سے اتفاق کر لیا، اور ابوالیث اور بخاری کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہ کہنا مناسب ہے جبکہ اس قسم کے مسائل میں فتویٰ یہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والے نے اگر گالی مراد لی ہو اور کفر مراد نہ لیا تو کافر نہ ہوگا، اور اگر اس نے کفر کا اعتقاد کیا تو وہ کافر ہے (اختصاراً) (ت)

تو فقہائے کرام کے قول مطلق و حکم - ۱ ﴿مفتی بہ دونوں کے رو سے بالاتفاق - ۲﴾ ان پر حکم کفر ثابت اور یہی حکم ظواہر احادیث - ۳ ﴿صحیحہ جلیلہ - ۴﴾ سے مستفاد - ۵ ﴿صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کی حدیث سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

ایما امری قال لا خبیہ کافر افقد باء بها احدہما

زاد مسلم ان کان کما قال والا رجعت الیہ

جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ فی الحقیقہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (ت) - ۶ ﴿نیز صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے۔

لیس من دعا رجلاً بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار علیہ
جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔
طرفہ - ۷ ﴿یہ کہ ان حضرات کو ظواہر احادیث ہی پر عمل کرنے کا بڑا دعویٰ ہے، تو ثابت ہوا کہ حدیث و فقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر کرنے والے پر حکم کفر لازم، نہ کہ

۱۔ صحیح البخاری، باب من اکرأخاہ لنخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۰۱/۲

۲۔ صحیح مسلم، باب بیان حال ایمان من قال احیہ مسلم یا کافر، قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۷/۱

۳۔ صحیح مسلم، باب بیان حال ایمان من قال احیہ مسلم یا کافر، قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۷/۱

۴۔ جاری کردہ قول اور فیصلہ ۲ ﴿سب اس پر متفق ہیں ۳﴾ ظاہر کی گئیں ۴ ﴿اعلیٰ مرتبہ کی

۵ ﴿فائدہ حاصل کیا گیا ۶﴾ کہنے والا خود کافر ہو جائیگا ۷ ﴿عجیب بات۔

لاکھوں کروڑوں ائمہ و اولیاء و علماء کی معاذ اللہ تکفیر۔ ۱ ﴿ان صاحبوں کا خلاصہ مذہب ۲﴾ ابھی ردالمحتار سے منقول ہوا کہ جو وہابی نہیں سب کو مشرک مانتے ہیں اسی بنا پر علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوراج میں داخل فرمایا اور وجیز کردری میں ارشاد ہے:

يجب اكفار الخوار في اكفارهم جميع الامة سواهم
خوارج کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں
لا جرم الدرر السنية في الرد على الوهابية میں فرمایا:

هو لاء الملاحدة المكفرة للمسلمين

یعنی یہ وہابی ملحد بے دین کہ مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں

پھر یہ بھی ان کے صرف ایک مسئلہ ترک تقلید کی رو سے ہے باقی مسئلہ متعلقہ انبیاء و اولیاء وغیرہ ہم میں ان کے شرک کی اونچی اڑانیں دیکھئے۔ فقیر نے رسالہ اکمال الطامة علی شرک سوی بالامور العامة میں کلام الہی کی ساٹھ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین سو حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامہذب پر نہ صرف امت مرحومہ بلکہ انبیائے کرام و ملائکہ عظام و خود حضور پر نور سید الانام علیہ علیہم افضل الصلاة والسلام حتی کہ خود رب العزة جل و علا تک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم، پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضح ہونے میں کون مسلمان تامل کر سکتا ہے، پھر یہ عقاید باطلہ و مقالات ۳ ﴿زائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول، یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تبرؤ تفصیل۔ ۴﴾ سے پاک ہیں، اور بالفرض تسلیم بھی کر لیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ

۱۔ فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیہ، نوع فیما یصل بہا مما یجب اکفاره لغ، نواری کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۸

۲۔ الدرر السنية في الرد على الوهابية، المكتبة الحقیقیہ استنبول ترکی، ص ۳۸

۱ ﴿کافر قرار دینا۔ ۲ ﴿نچوڑ۔ ۳ ﴿اقوال۔ ۴ ﴿گالیاں دیئے لعن طعن کرنے اور کسی کو کسی پر ترجیح دینے۔

کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردود۔ ۱۔ اقوال مطرودہ۔ ۲۔ سے تخاصی ۳۔ بھی کریں یا بفرض غلط۔ ۴۔ فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیونکر متصور۔ ۵۔ کہ ان کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے مصنف مؤلف واعظ مکتب بجدی دہلوی بنگالی بھوپالی وغیرہم جن کے کلام میں ان ابا طیل۔ ۶۔ کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ۔ ۷۔ لزوم کفر کا اقرار کریں کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر و لزوم کفر کا مقرر ہو۔ ۸۔ اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید تقویٰ الایمان و صراط مستقیم وتنویر العینین و تصانیف بھوپالی و سورج گرہی و بٹالوی وغیرہم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا اور رسول و انبیاء و ملائکہ سب تک پہنچا ان سب کو کفر کہہ دے حاشا للہ ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انہیں اچھا جانتے امام و پیشوا و صلحائے علما مانتے اور ان کے کلمات و اقوال کو بامعنی و مقبول سمجھتے اور ان پر رضارکھتے ہیں اور خود کفریات بکنایا کفریات پر راضی ہونا برا نہ جاننا ان کیلئے معنی صحیح ماننا سب کا ایک ہی حکم ہے، اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام ۹۔ سے ان امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر میں نقل فرمایا:

من تلفظ کفر بکفر و کذا کلمن ضحک علیہ او استحسنہ اور رضی بہ یکفیل
جس نے کفر یہ کلمہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا یوں ہی جس نے اس کلمہ کفر پر ہنسی کی یا اس کی تحسین کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا۔
بحر الرائق میں ہے:

او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفراً من القائل کفر المحسن ۱۔

۱۔ اعلام بقواطع الاسلام ملحق بسبل النجاة، مطبعہ ھدیۃ استانبول ترکی، ص ۳۶۶

۲۔ بحر الرائق، باب احکام المرتدین، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۳۳/۵

۱۔ جن عقائد سے سب بارگاہ الہی میں بے عزت ٹھہرے ۲۔ دھتکارے ہوئے اقوال۔ ۳۔ اجتناب کریں۔ ۴۔ جو فرض کئے جانے کے بھی لائق نہیں۔ ۵۔ یہ کیسے سوچا بھی جاسکتا ہے۔ ۶۔ غلطیاں۔ ۷۔ کتر درجہ کا۔ ۸۔ اقراری ہو۔ ۹۔ حق سے آگاہ کرنے والے علماء

جس نے بے دینی کی بات کو سراہا یا یا مقصد قرار دیا، یا اس کے معنی کو صحیح قرار دیا تو اگر یہ کلمہ کفر ہو تو اس کا قائل کافر ہوگا اور اس کی تحسین کرنے والا بھی۔ (ت)

تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو اور نکاح کا جواز و عدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی، تو یہاں حکم فقہا ہی ہوگا کہ ان سے مناکحت۔ ۱۔ اصلاً جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو، یا عورت وہابیہ اور مرد سنی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین۔ ۲۔ اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے، دربارہ تکفیر۔ ۳۔ حتی الامکان احتیاط اسی میں ہے کہ سکوت کیجئے، مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی۔ ۴۔ تھی یہاں مانع نکاح۔ ۵۔ ہوگی کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ان سے مناکحت زنا ہے تو یہاں احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں، لہذا انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ معتقد فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عمر بھر کا زنا بتائیں، تکفیر سے سکوت زبان کیلئے احتیاط تھی اور اس نکاح سے احتراز۔ ۶۔ فرج کے واسطے احتیاط ہے۔ ۷۔ یہ کوئی شرع ہے کہ زبان کے باب میں احتیاط کیجئے اور فرج کے بارے میں بے احتیاطی، انصاف کیجئے تو بنظر واقع حکم ۸۔ اسی قدر سے منع ۹۔ ہو گیا کہ نفس الامر۔ ۱۰۔ میں کوئی وہابی ان خرافات سے خالی نہ نکلے گا اور احکام فقہیہ میں واقعات ۱۱۔ ہی کا لحاظ ہوتا ہے نہ احتمالات غیر واقعہ کا ۱۲۔

۱۔ نکاح ۲۔ ان لوگوں کے اقوال جرم ہی امور عقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں علم کلام کے ماہر۔ ۳۔ کفر سے تعلق۔ ۴۔ کفر قرار دینے میں رکاوٹ بنتی تھی۔ ۵۔ نکاح میں آڑ ہوگی۔ ۶۔ پرہیز۔ ۷۔ کہ حرام کاری میں جملانہ ہو۔ ۸۔ جو ابھی نظر سے گزرا ۹۔ پاک ہو گیا۔

۱۰۔ اس بات میں۔ ۱۱۔ جو حال ہو پیش آیا ہو۔ ۱۲۔ ملک یا گمان جو ابھی پیش نہ آیا ہو

بدلتا ہوں سے رشتہ داری دنیا و آخرت کی زلت و خواری

بل صرحوا ان احكام الفقه تجرى على الغالب من دون نظر الى النادر .

بلکہ انہوں نے تصریح کیا ہے کہ فقہی احکام کا امدار ۲۔ غالب ۳۔ امور بنتے ہیں، نادر ۴۔ امور پیش نظر نہیں ہوتے (ت) اور اگر اس سے تجاوز کر کے ۵۔ کوئی وہابی ایسا فرض کیجئے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو اور ان کے قائلین ۶۔ حملہ ۷۔ وہابیہ سابقین و لاحقین ۸۔ سب کو گمراہ و بد مذہب مانتا بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو اس کی وہابیت صرف اس قدر ہو کر باوصف عامیت ۹۔ تقلید ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت اجتہاد ۱۰۔ پیروی مجددین چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ احکام رو مانے ۱۱۔ تو اس قدر میں شک نہیں کہ یہ فرضی شخص بھی آیہ کریمہ قطعہ ۱۲۔ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون! (ا) گرنہیں جانتے تو اہل ذکر (علماء) سے پوچھو۔ (ت) اور اجماع قطعی ۱۳۔ تمام ائمہ سلف و خلف کا مخالف ہے یہ اگر بطور فقہاء ۱۴۔ لزوم کفر ۱۵۔ سے بچ بھی گیا تو خارق اجماع ۱۶۔ و تبع غیر سبیل المومنین۔ ۱۷۔ دگرہ و بد دین میں کلام ۱۸۔ نہیں ہو سکتا جس طرح متکلمین کے نزدیک دو قسم پیشین ۱۹۔ کافر مایقین ۲۰۔ کے سوا باقی جمیع ۲۱۔ اقسام کے وہابیہ اب اگر عورت سنیہ بالغہ اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے اور اس کا دلی پیش از نکاح ۲۲۔ اس شخص کی بد مذہبی پر آگاہ ہو کر صراحۃً ۲۳۔ اس سے نکاح کیے جانے کی رضا مندی ظاہر نہ کرے خواہ یوں کہ اسے اس کی بد مذہبی پر اطلاع ہی نہ ہو یا نکاح سے پہلے اس قصد کی خبر نہ ہوئی یا بد مذہب جانا اور اس

۱۔ القرآن ۳۳/۱۶

۱۔ وضاحت ۲۔ منحصر ہوتے ہیں ۳۔ اکثر ۴۔ قلیل ۵۔ اسکے خلاف ۶۔ ان کفریات پر راضی ہونے والے ۷۔ تمام ۸۔ جو پہلے گزرے اور ان کے پیچھے آنے والے ۹۔ اولیٰ ترین خرابی یہ کہ ۱۰۔ اجتہاد کی صلاحیت خود میں نہ ہونے کے باوجود ۱۱۔ خود سے نکالے گئے قرآن و حدیث کے احکام کو مانے ۱۲۔ حتیٰ جس میں کوئی شک نہیں ۱۳۔ سب کی حتیٰ رائے کے مطابق ۱۴۔ فقہ کے مطابق ۱۵۔ کہ کفر تو صادر نہیں ہوا ۱۶۔ اجماع کی کاث کرنے والا ۱۷۔ مومنین کے طریقہ و راستہ سے ہٹ کر چلنے والا ۱۸۔ دلیل کی حاجت نہیں ۱۹۔ پہلے بیان کئے گئے دو قسم کے کافر ۲۰۔ جن کے کفر میں بالکل شک نہیں ۲۱۔ تمام ۲۲۔ نکاح سے پہلے ۲۳۔ صاف طود پر

ارادہ پر مطلع بھی ہوا مگر سکوت۔ ۱) کیا صاف رضا کا مظہر نہ ہوا۔ ۲) یا عورت نابالغہ ہو اور ولی مزوج اب وجد۔ ۳) کے سوا یا اب وجد ایسے جو اس سے پہلے اپنی ولایت سے کوئی تزویج۔ ۴) کسی غیر کفو۔ ۵) سے کر چکے ہوں یا وقت تزویج نشے میں ہوں ان سب صورتوں میں یہ بھی نکاح باطل و زنا کے خالص ہوگا کہ بد مذہب کسی سینہ بنت سنی کا کفو۔ ۶) نہیں ہو سکتا اور غیر کفو کے ساتھ تزویج میں یہی احکام مذکورہ ہیں، درمختار میں ہے:

الكفاءة تعبير في العرب والعجم ديانة اي تقوى فليس فاسق كفو الصالحة . نہر۔ عربی اور عجمی لوگوں کے کفو میں دیانت اور تقویٰ کا اعتبار ہے تو فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہ ہوگا، نہر۔ (ت) غنیۃ میں ہے۔

المبتدع فاسق من حيث الاعتقاد و هو اشد من الفسق من حيث العمل۔
اعتقادی فاسق۔ ۷) عملی فاسق۔ ۸) سے زیادہ برا ہے۔ (ت)
تنویر الابصار و شرح علانی میں ہے:

لزم النكاح بغير كفوان المزوج ابا وجد الم يعرف منهما سوء الاختيار وان عرف لا يصح النكاح اتفاقا وكذا لو سكون بحر وان المزوج غيرهما لا يصح النكاح من غير كفوا صلا۔

اگر باپ یا دادا نے نکاح کیا تو غیر کفو میں بھی یہ نکاح لازم ہوگا۔ بشرطیکہ باپ اور دادا نے

۱۔ درمختار، باب الکفاءة، مطبع مجتہائی دہلی، ۱/۱۹۵

۲۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الاملاء، سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۵۱۳

۳۔ درمختار شرح تنویر الابصار، باب الولی، مطبع مجتہائی دہلی، ۱/۱۹۲

۱) خاموش رہا ۲) رضامندی ظاہر نہ کی ۳) باپ دادا خاندان کے بزرگ

آباد اجداد۔ ۴) نکاح۔ ۵) غیر ذات جو برہنہ کی ہو۔ ۶) برابر۔ ۷) بد عقیدہ۔ ۸) بد عمل

اس سے قبل اختیار کو غلط استعمال نہ کیا ہو۔ ۱) اور اگر وہ غلط اختیار استعمال کر چکا ہو تو بالاتفاق یہ نکاح صحیح نہ ہوگا، اور اگر باپ یا دادا نشے میں ہوں تب بھی بالاتفاق نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (بحر) اور نکاح والد اور دادا نے نہ کیا تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (ت) انہی میں ہے:

نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی ویفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ
اصلا و هو المختار للفتوی لفساد الزمان فلا تحل مطلقة ثلاثا نکحت غیر
کفو بلا رضی ولی بعد معرفتہ ایاہ فلیحفظ ۱
عاقلہ بالغہ نے ولی کی رضا کے بغیر نکاح کیا تو نکاح نافذ ہوگا اور غیر کفو میں عدم جواز۔ ۲) کا
فتویٰ دیا جائیگا اور یہی فتویٰ کیلئے مختار رہے۔ ۳) کیونکہ زمانہ میں فساد آگیا ہے، تو مطلقہ ثلاثہ
۳) بھی اگر ولی۔ ۵) کی رضا کے بغیر غیر کفو میں نکاح کرے تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ
ہوگی جبکہ ولی کو یہ معلوم ہو کہ وہ۔ ۶) غیر کفو ہے، یا درکھو۔ (ت)
ردالمحتار میں ہے:

لا یلزم التصریح بعدم الرضا بل السکوت منه لایکون رضی وقوله بلا
رضی یصدق بنفی الرضی بعد المعرفة و بعدمہا و بوجود الرضی مع عدم
المعرفة ففي هذه الصور الثلاثة لا تحل وانما تحل فی الصورة الرابعة و هی
رضی الولی بغیر الکفو مع علمہ بانہ كذلك ۴) اھ الکل مختصر

۱۔ درمختار شرح تنویر الابصار، باب الولی، مطبع مجبائی دہلی ۱۹۱/۱

(۱) رد مختار، باب الولی، دار احیاء التراث العربی ۲۹۷-۲

۱) اس سے پہلے کسی کو غیر کفو نکاح میں نہ دے چکے ہوں۔ ۲) جائز نہ ہونے کا۔ ۳) یہ ہی حکم اختیار کیا گیا۔ ۴)
جس عورت کو طلاق مغلظہ ہو چکی ہو۔ ۵) سر پرست۔ ۶) موجودہ شوہر

ولی کو اپنی عدم رضا مندی کے اظہار کے لیے تصریح۔ ۱۔ ضروری نہیں ہے بلکہ اس بارے میں اس کا خاموش رہنا ہی عدم رضا ہے، اس کے قول ”بغیر رضا“ کا مصداق کفو غیر کفو کے علم کے بعد۔ ۲۔ اور اسی طرح علم کے بغیر رضا کی نفی اور غیر کفو کا علم نہ ہونے پر رضا مندی ان تین صورتوں میں حلال نہ ہوگی، صرف چوتھی صورت میں حلال ہے اور وہ یہ ہے کہ ولی و غیر کفو کا علم ہوا اور اس کے باوجود وہ نکاح پر راضی ہوا۔ ۳۔ تمام اختصاراً (ت)

اس تقریر منیر۔ ۳۔ سے اس شبہ کا ایک جواب حاصل ہوا جو یہاں بعض اذہان ۴۔ میں گزرتا ہے کہ جب اہل کتاب سے مناکحت جائز ہے تو مبتدعین۔ ۵۔ اُن سے بھی گئے گزرے، غیر مقلد مسلم ہے پھر نکاح مسلم و مسلمہ میں کیا توقف۔ ۶۔ اہل کتاب سے مناکحت کے کیا معنی، آیا یہ کہ زن مسلمہ کا کتابی کافر کے ساتھ نکاح حاش اللہ یہ قطعاً اجماعاً۔ ۷۔ انہی ۸۔ حرام اور لاکھ زنا سے بدتر زنا ہے یا یہ کہ مسلمان مرد کا کتابیہ کافرہ کو اپنے نکاح میں لانا، اس کے جواز و عدم جواز۔ ۹۔ سے ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب بحث کریں گے یہاں اسی قدر کافی ہے کہ مسئلہ دائرہ۔ ۱۰۔ میں عورت سنیہ اور مرد وہابی کے نکاح سے بحث ہے، عورت کا مرد پر۔ ۱۱۔ قیاس کیونکر صحیح، آخر وہ کیا فرق تھا جس کے یہ شرع مطہر نے کتابی سے مسلمہ کا نکاح زنا مانا اور مسلمہ کا کتابیہ سے صحیح جانا، اگر مسلمان مرد کسی کافرہ کو اپنے تصرف میں لاسکے تو کیا ضرور ہے کہ سنیہ عورت بھی بد مذہب کے تصرف میں جاسکے، عورت کیلئے کفایت مرد۔ ۱۲۔ کے حق میں کفایت زن کا کچھ اعتبار نہیں بالجماع ملحوظ۔ ۱۳۔ جس کی بناء پر احکام مذکورہ متفرع ہوئے۔ ۱۴۔ اور مرد بالغ

۱۔ وضاحت۔ ۲۔ جان لینے کے بعد۔ ۳۔ واضح بیان۔ ۴۔ زہنوں۔ ۵۔ بدعتی۔ ۶۔ کیا دیر ہے۔ ۷۔ حتمی طور

پر سب کے نزدیک۔ ۸۔ براترین۔ ۹۔ جائز و ناجائز ہونے سے متعلق۔ ۱۰۔ پیش نظر

۱۱۔ مرد کا عورت سے نکاح۔ ۱۲۔ قبضہ میں۔ ۱۳۔ مرد کا عورت کی برابری کا ہونا

کہ وراثت فراش وجہ غیظ مستقرش نہیں ہوتی۔

فی الدر المختار الکفاءة معتبرہ تنجانب الرجل لأن الشریفة تابعی ان
تکون فراشاً للذنی و لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستقرش فلا تغیظه
دناہة الفراش۔ املخصاً

در مختار میں ہے کہ کفو مرد کی طرف سے معتبر ہے۔ ۱۔ کیونکہ شریف عورت، حقیر مرد کی بیوی
بننے سے انکاری ہوتی ہے اور عورت کی طرف سے مرد کیلئے ہم کفو ہونا معتبر نہیں۔ ۲۔ ہے
کیونکہ خاوند تو بیوی بنا لیتا ہے خواہ عورت ادنیٰ ہو، وہ اس وجہ سے عاری نہیں پاتا، ملخصاً (ت)
وہابی تو بد مذہب گمراہ ہے اگر کوئی زن شریفہ بے رضائے صریح ولی۔ ۳۔ بروجہ مذکور کسی سنی
صحیح العقیدہ صالح حاکم۔ ۴۔ سے نکاح کر لے یا ولی غیر اب و جد۔ ۵۔ اپنی صغیرہ کو کسی
ایسے سے بیاہ دے تو ناجائز و باطل ہو گا یا نہیں، ضرور باطل ہے پھر یہ سنی صالح کیا ان سے
بھی گیا گزرا، اور نکاح مسلم و مسلمہ میں کیوں بطلان کو حکم ہوا، هذا و لنرجع
الی ما کنا فیہ (اس کو محفوظ کر دو اور ہمیں اپنی بحث کی طرف لوٹنا چاہئے۔ ت) یہ صورتیں
بطلان نکاح۔ ۶۔ بوجہ عدم کفاءة ت۔ ۷۔ کی تھیں اور اگر ان کے سوا وہ صورت ہو جہاں عدم
کفاءة مانع صحت نہیں۔ ۸۔ تو پہلے اثنا سمجھ لیجئے کہ عرف فقہ میں جواز دو معنی
پر مستعمل، ۹۔ ایک بمعنی صحت، ۱۰۔ اور عقود ۱۱ میں یہی زیادہ متعارف ۱۲۔ یہ عقد جائز ہے
یعنی یہی صحیح مشرثرات ۱۳۔ مثل

در مختار، باب الکفاءة، مطبع مجبائی دہلی، ۱۹۴/۱

۱۔ مرد کو عورت کا کفو ہونا چاہئے۔ ۲۔ عورت کا مرد کیلئے کفو ہونا لازم نہیں۔ ۳۔ اپنے سرپرست کی رضا کے
بغیر۔ ۴۔ جولاہا۔ ۵۔ باپ یا دادا وغیرہ کے علاوہ ۶۔ نکاح ناجائز ہونے کی۔ ۷۔ مرد کا عورت کی برابری کا نہ
ہونا۔ ۸۔ نکاح کی درستگی میں آؤ نہیں ۹۔ دو صورتوں میں اس پر عمل جائز۔ ۱۰۔ نکاح درست ہونے کی صورت۔
۱۱۔ نکاح۔ ۱۲۔ جانا پہچانا ۱۳۔ بھل دینے والا۔

افادۃ ملک متعہ ۱ یا ملک یمن ۲ یا ملک منافع ۳ ہے۔ اگرچہ ممنوع و گناہ ہو جیسے بیع وقت اذان جمعہ۔ دوسرے بمعنی حلت۔ ۴ اور افعال میں یہی زیادہ مروج۔ ۵ یہ کام جائز ہے یعنی حلال ہے، حرام نہیں، گناہ نہیں، ممانعت شرعیہ نہیں، بحر الرائق کتاب الطہارۃ بیان میاہ میں ہے۔

المشائخ تارة يطلقون الجواز بمعنى الحل وتارة بمعنى الصحة وهي لازمة للول من غير عكس والغالب ارادة الاول في الافعل والثاني في العقود
مشائخ لفظ "جواز" کو کبھی حلال ہونے کے معنی میں اور کبھی صحیح ہونے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جبکہ صحیح ہونا حلال ہونے کو لازم ہے، غالب طور پر افعال میں حلال ہونے اور عقود میں صحیح ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (ت)

اسی طرح علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ در میں نقل کیا اور مقرر رکھا۔ در مختار میں ہے۔
يجوز رفع الحديث بما ذكره النح (مذکور چیز کے ساتھ حدیث کو ختم کرنا جائز ہے النح ت)
اس پر رد المختار میں کہا:

يجوز اي يصح وان لم يحل في نحو المأ المصوب وهو اولي هنا من
ارادة الحل وان كان الغالب ارادة الاول في العقود والثاني في الافعال
يجوز یعنی صحیح اگرچہ حلال نہ ہو۔ مثلاً غصب شدہ پانی کے ساتھ ۶ اور یہی معنی یہاں بہتر ہے بجا نیکہ حلال والا معنی مراد لیا جائے اگرچہ صحیح غالب طور پر عقود میں ۷ اور
حلال، افعال میں استعمال ہوتا ہے۔ (ت)

۱ بحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۶۶

۲ در مختار، کتاب الطہارۃ، مطبع مجبائی دہلی، ۱/۳۵

۳ رد مختار، کتاب الطہارۃ دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱/۱۳۳

۴ لطف اندوز ہونے کا فائدہ۔ ۵ جس پر قبضہ اور تسلط ہو یعنی لوٹری۔ ۶ فائدہ دینے والا۔ ۷ حلال ہونے کی صورت۔ ۸ رائج کیا گیا۔ ۹ وضو غسل صحیح ہو جائیگا۔ ۱۰ صحیح معاہدے میں

درمختار کتاب الاثر میں ہے:

صحیح بیع غیر الخمر مأمور مفادہ صحة بیع الخمر مأمور مفادہ صحة
بیع الحشيشة والافیون قلت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشيشة هل
يجوز فكتب لا يجوز فيحمل على ان مراده بعدم الجواز عدم الحل لـ
مذكوره چیزوں میں سے غیر خمر ۱ کی بیع صحیح ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ حشیش اور افیون کی بیع
صحیح ہے م۔ میں کہتا ہوں کہ ابن نجیم سے حشیش کی بیع کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ جائز ہے تو
انہوں نے جواب میں لکھا لا يجوز ۲ ان کا مقصد عدم جواز ۳ سے عدم حل ۴ ہے (ت)
بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق ۵ شائع ۶ و ذائع ۶ ہیں اور ان کے سوا اور اطلاق
۷ بھی ہیں جن کی تفصیل سے

☆ فقد يطلق بمعنى النفاذ كما قال في كفاية التوير امره بتزويج امرأة
فزوجہ امت جاز ☆ ۱) ای نفذ لا ک الکلام ثمه في النفاذ لا في
الجواز ☆ ۲) افاده السادات الثلاثة المحشن ح طو هو اخص من وجه من
الصحة والحل جميعا فقد ينفذ عقد ولا يصح ولا يحل كالبيع عند اذان
الجمعة الى اجل مجهول وقد يصح ويحل ولا ينفذ كبيع فضولي
مستجمعا شرائط الصحة والحل قال في رد المحتار ظاهره ان الموقوف
من قسم الصحيح وهو احد ان، درمختار، کتاب الاثر به مطبع مجتبائی دہلی، ۳/۲۶۰

☆ درمختار، باب الکفایة، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۱۹۵

☆ رد مختار باب الکفایة، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/۳۲۵

۱ شراب کے علاوہ ۲ جائز نہیں ۳ جائز نہ ہونے سے ۴ حلال نہ ہونا ہے ۵ جائز ہونے کے دونوں

استعمال ۶ آشکارا ۷ استعمال

طریقین لشمشائخ وهو الحق ☆ ۱ النخ وقد يطلق بمعنى اللزوم قال فی
 رهن الدر القبض شرط لزوم كما فی الهبة ☆ ۲. ۴۰ قال الشامی قال فی
 العناية هو مخالف لرواية العامة قال محمد لا يجوز الرهن الا مقبوضا اه
 وی السعدية انه عليه الصلوة والسلام قال لا تجوز الهبة الا مقبوضة
 والقبض ليس بشرط الجواز فی الهبة فلیکن هنا كذلك اه وحاصلة ان
 یفسر هنا ایضا الجواز باللزومه لا بالصمت كما فعلوا فی الهبة ☆ ۳. ۴۰ اه
 مختصراً وفي مדיانات غمز العیون لو جاز ای لزوم تاجيله لزوم ان یمنع
 المقرض عن مطالبة قبل الاجل ولا جبر علی المتبرع ☆ ۴. ۴۰ اه وهو اخص
 مطلقاً من الصحة والنفاذ فقد یصح الشئ وینفذ ولا لزوم كتزویج الغم من
 كفؤ بمهر المثل ولا لزوم لموقوف فهو ظاهر ولا لفاصد لانه واجب
 الفسخ ومن وجه من الحل فقد یلزم ولا یحل كالیاعات المكروهة، والله
 تعالیٰ اعلمه ۱۴ منه غفر له (م)

اور کبھی جواز کا اطلاق ”نفاذ“ پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ تنویر کے کفایت کے باب میں ہے، اگر کسی
 نے دوسرے کو کہا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کر دے تو اس نے لونڈی سے نکاح کر دیا تو
 جائز ہے یعنی نافذ ہے کیونکہ یہاں نفاذ میں بات ہو رہی ہے جواز میں بحث نہیں،
 اس فائدے کو تین بزرگوار محشی حضرات یعنی جلی، طحاوی اور شامی نے بیان کیا، اور یہ معنی
 پہلے دو معنی صحیح اور حلال ہونے سے خاص من وجہ ہے کیونکہ کبھی عقد صحیح اور حلال نہ ہونے

☆ اردو المختار، کتاب المیراث، دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲

☆ ۲ در مختار، کتاب الرهن، مطبع مجبائی ۲/۲۶۵

☆ ۳ رد المحتار، کتاب الرهن، دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۶۸

☆ ۴ غرر المبین، البصائر شرح الایض والنظار، کتاب المداہیات ادارہ القرآن کراچی ۲/۴۷-۴۸

کے باوجود نافذ ہوتا ہے جیسے جمع کی اذاب کے بعد بیع مجہول مدت کے ادھار پر ہو، اور کبھی عقد حلال اور صحیح ہوتا ہے لیکن نافذ نہیں ہوتا، جیسا کہ فضولی کی وہ بیع جو حلال اور صحیح ہونے کی شرائط کی جامع ہو۔ ردالمحتار میں کہا کہ موقوف بیع، صحیح کی قسم ہے اور یہ مشائخ کے استعمال کے دو طریقوں میں سے ایک ہے اور یہی حق ہے لہٰذا اور جواز بمعنی لزوم بھی استعمال ہوتا ہے۔ درمختار کے مسئلہ رہن میں ہے کہ قبضہ لزوم کیلئے شرط ہے جیسا کہ ہبہ میں ہوتا ہے اھ: اس پر علامہ شامی نے کہا کہ عنایہ میں کہا ہے کہ یہ عام روایت کے خلاف ہے، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رہن، قبضہ کے بغیر صحیح نہیں اھ اور سعدیہ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہبہ قبضہ کے بغیر جائز نہیں، جبکہ ہبہ کے جواز کیلئے قبضہ شرط نہیں ہے، منا سب ہے کہ یہاں بھی یونہی ہو اس کا حاصل یہ ہے کہ یہاں رہن کے معاملہ میں بھی امام محمد کے قول میں جواز کی تفسیر لزوم کے ساتھ کی جائے نہ کہ صحت کے ساتھ جیسا کہ فقہاء نے ہبہ میں کیا یعنی لا یجوز کا معنی یہی۔ لایلزم ہو (یعنی قبضہ کی بغیر رہن جائز تو ہے لازم نہیں) اھ مختصر اور غزالیون کے مداینات میں ہے لو جائز یعنی مہلت لازم ہوگی تو لازم ہے کہ قرضخواہ کو مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ سے منع کیا جائے جبکہ قرض کی نیکی کرنے کیلئے پر جبر نہیں ہو سکتا اھ اور جواز بمعنی لزوم، نفاذ اور صحت کے معنی سے خاص مطلق ہے کیونکہ کبھی چیز صحیح اور نافذ ہوتی ہے اور لازم نہیں ہوتی، جیسا کہ چچازاد کا مہر مثل کے ساتھ کفو میں لڑکی کا نکاح کرنا صحیح اور نافذ ہے مگر لازم نہیں کیونکہ یہ موقوف ہے اور موقوف چیز لازم نہیں ہوتی، اور یہ ظاہر ہے، اور فاسد بھی لازم نہیں کیونکہ وہ واجب الفسخ ہے اور جواز بمعنی لزوم جواز بمعنی حل سے خاص من وجہ ہے، کیونکہ کبھی چیز لازم ہوتی ہے مگر حلال نہیں ہوتی جیسا کہ مکروہ بیع کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

یہیں بحث نہیں، اب اس صورت خاصہ ۱۶ میں جواز بمعنی صحت ۲ ضرور ہے یعنی نکاح
 کرنا تو جو جوئے گا اور حل بمعنی عدم حرمت ۳ وہی بھی حاصل یعنی اس میں جراث زمانہ
 ہوگا وہی حرام نہ بنائے گا۔

ردنک کقولہ عزوجل واحل لکم ماوراء ذلکم مع ان فیہن من بکرہ کی
 محس تحریر ما کالکتابۃ کما سیأتی فعلم ان الحل بهذا المعنی لا ینافی الا
 نہ فی الاقدام علی فعل النکاح فافہم واحفظ کیلاترول واللہ الموفق
 اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں محرمات کے
 سوا“ حالانکہ غیر محرمات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جن سے نکاح مکروہ تحریمہ ۴ ہے جیسا
 کہ کتابیہ عورت کے بارے میں آئندہ بیان ہوگا، تو معلوم ہوا کہ اس معنی میں حلال، نکاح
 کرنے کے اقدام پر گناہ کے منافی نہیں ۵ ہے، اس کو سمجھو اور یاد رکھو تا کہ غلط فہمی نہ ہو اور
 توفیق اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ (ت)

عبارات در مختار وغیرہ تجوز مناکح المعتزلة لانما تکفر احد المعتزلة لانما تکفر احد من اهل
 القبلة وان وقع الزنا لہم فی السباحۃ ۱ (معتزلہ ۶) سے نکاح جائز ہے ہم اہل قبلہ کی
 تغیر نہیں کرتے اگرچہ بحث کے طور پر ان پر کفر کا الزام ثابت ہے۔ (ت) کے یہی معنی ہیں،
 نہ ظاہر کہ نکاح عقد ۷ ہے اور ابھی بحر الرائق و طحاوی ورد المختار سے گزرا کہ عقود میں
 غالب و شائع جواز بمعنی صحت ہے ۸ مگر وہ عدم جواز بمعنی ممانعت و اثم ۹ کے منافی نہیں
 فتح القدیر و تہذیب و بحر الرائق وغیرہا میں ہے:

۱ مخصوص ۲ جائز ہونا درست ہونے کے معنی میں ۳ حلال ہونا حرام نہ ہونے کے معنی میں ۴ قریب بہ
 حرام ۵ حلال ہونے کے باوجود نکاح کا اقدام گناہ کی نفی نہیں کرتا۔ ۶ بدعت ہوں کی ایک قسم۔ ۷ معاہدہ ہے
 ۸ ہاں یہ بات یقیناً شکار ہے کہ یہاں جائز ہونا درست ہونے کے معنی میں ہے۔ ۹ گناہ و معصیت

یراد بعدم الجواز عدم الحل ای عدم حل ان يفعل وهو لا ینافی الصحة ۱۔
 عدم جواز سے عدم حل مراد لیا جاتا ہے یعنی اس کا کرنا حلال نہیں اور یہ صحیح ۲ کے منافی نہیں۔ (ت)
 رہا جواز فعل بمعنی عدم ممانعت شریعہ ۲ یعنی بد مذہبوں سے سنیہ عورت کا نکاح کر دینا
 روا و مباح ۳ ہو جس میں کچھ گناہ مخالفت احکام شرع نہ ہو یہ ہرگز نہیں، ارشاد مشائخ کرام
 المناکح بین اهل السنة و اهل الاعتزال لا تجوز ۲ کے یعنی معنی ہیں یعنی سنیوں اور معتزلیوں
 میں مناکحت مباح نہیں۔ فتاویٰ خلاصہ میں فرمایا: المسألة فی مجموع النوازل ۳
 یہ مسئلہ مجموع النوازل امام فقیہ احمد بن موسیٰ کشنی علمید امام مفتی الجن والانس عارف باللہ سید
 نانجم الدین عمر النسفی میں ہے۔

اُسی میں فرمایا: کذا اجاب الامام المستغنی ۳ امام رستغنی نے ایسا ہی جواب ارشاد فرمایا۔
 رد المحتار میں نہایہ امام سغنائی سے ہے انہوں نے اپنے شیخ سے نقل کیا وہ فرماتے تھے:
 الرستغنی امام معتمد فی القول والعمل ولو أخذنا یوم القيمة للعمل
 بروایتہ ناخذہ کما أخذنا ۵

یعنی رستغنی امام معتمد ہیں قول و فعل میں، اگر روز قیامت اُن کی روایت پر عمل میں ہم
 سے گرفت ہوئی تو ہم ان کا دامن پڑکیں گے کہ ہم نے ان کے ارشاد پر عمل کیا۔

فتح القدیر، باب الامامة، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھرا ۳۰۴/۱

بحر الرائق، فصل فی المحرمات، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۰۲/۳

۶/۲ ۳ خلاصہ الفتاویٰ، کتاب النکاح، جنس آخر فی الاجازة مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ

۶/۲ ۳ خلاصہ الفتاویٰ، کتاب النکاح، جنس آخر فی الاجازة مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ

رد المحتار

وجہز انہ کروری میں ہے

سمعت عن ائمة خوارجہ انہ يتزوج من المعتزلی ولا يزوج منهم ولعله
احد هذا التفصيل من كلام ابی حفص السفکوردی ۱

میں نے بعض ائمہ خوارجہ سے سنا کہ معتزلی کی بیٹی تو بیاہنے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہ
دے، جس طرح یہودی نصرانی کی بیٹی بیاہ لیتا ہے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہیں دیتا اور
ممکن ہے کہ ان امام نے یہ تفصیل امام ابو حفص شمروری کے قول سے اخذ کی۔

یہ دوسرا جواب ہے اس شبہ کا، کہ مبتدعین اچھے کتابیوں سے بھی گئے گزرے ثم اقول وباللہ
التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔ ت) اگر نظر تحقیق کو رخصت
جولان دیکھئے ۲؎ تو بد مذہب سے سنیہ کی تزویج ۳؎ ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے دلائل
کثیرہ قائم ہیں مثلاً:

دلیل اول: قال عز وجل واما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذکری مع
القوم الظلمین ۴

اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

بد مذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ ۴؎ سے بڑھ کر کون سی صحبت،
جب ہر وقت کا ساتھ ہے، اور وہ بد مذہب تو ضرور اس سے نا دیدنی ۵؎ دیکھے گی ناشنیدنی
۶؎ سنے گی اور اور انکار پر قدرت نہ ہوگی، اور اپنے اختیار سے ایسی جگہ جانا حرام ہے جہاں

۱۔ فتاویٰ بزاز علی ہاشم فتاویٰ ہندیہ، کتاب النکاح، نورانی کتب خانہ پشاور ۱۱۲/۴

۲۔ القرآن ۶۔ ۶۸

۱۔ بدعتی۔ ۲۔ مذید تحقیق کیجئے۔ ۳۔ شادی۔ ۴۔ مستقل طور پر۔ ۵۔ جو کبھی نہ دیکھا۔ ۶۔ جو کبھی نہ سنا۔

بد مذہبوں سے رشتہ داری دنیا و آخرت کی زلت و خواری

منکر ہوا اور انکار نہ ہو سکے نہ کہ عمر بھر کیلئے اپنے یا اپنی قاصرہ ۱ ﴿مفسورہ عاجزہ مقہورہ ۲﴾ کے واسطے اس فنیہ شیعہ ۳ ﴿کاسامان ۴﴾ پیدا کرنا۔ -

دلیل دوم: قال تبارک وتعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ

اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے جوڑے بنائے کہ ان سے مل کر چین پاؤ اور تمہارے آپس میں دوستی و مہر ۵ رکھی۔
اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان للزواج من المرأة لشعبة ما هي لشيء ۲ رواه ابن ماجه والحاكم عن محمد بن عبد الله بن جحش رضي الله عنه .

عورت کے دل میں شوہر کیلئے جو راہ ۶ ہے کسی کیلئے نہیں (اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

آیت گواہ ہے کہ زن و شوئی ۷ وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی بخواہی ۸ یا ہم انس ۹ و محبت و الفت و رافت ۱۰ پیدا کرتا ہے، اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی، اور بد مذہب کی محبت سم قاتل ۱۱ ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے: وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ۚ تَمَّ میں جو ان سے دوستی رکھے گا،

۱ القرآن ۳۰/۲۱

۲ المسند رک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، دار الفکر بیروت ۶۲/۲

سنن ابن ماجہ، ابواب الجنائز، باب ما جاء فی الکاء علی المیت کراچی ص ۱۱۵، القرآن ۵۰/۵۱

۱ عاجز و مجبور۔ ۲ جس پر قہر و غضب کیا گیا ہو۔ ۳ بری زلت۔ ۴ سبب۔ ۵ محبت۔ ۶ جگہ

و مقام۔ ۷ میاں بیوی کا۔ ۸ وجہ و بغیر وجہ کے۔ ۹ اپنائیت۔ ۱۰ مہربانی۔ ۱۱ زہر قاتل

انہیں میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المرء مع من احب ا رواہ الأئمة أحمد، و الستة الا ابن ماجہ عن انس و
الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم عن جابر و ابو داؤد عن ابی ذر
الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی ہریرہ و
موسی و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم .

آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کو امام احمد نے اور ابن ماجہ کے
ماسوا صحاح سنہ کے ائمہ نے روایت کیا ہے حضرت انس سے اور بخاری و مسلم نے ابن مسعود
سے، احمد و مسلم نے جابر سے، ابو داؤد نے ابو ذر سے، اور ترمذی نے صفوان بن عسال سے،
اور اس باب میں علی، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ت)
دلیل سوم: قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا)

لا تلقوا ابایدکم الی التہلکۃ ۲

اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بدنہ بھی ہلاک ^۱ حقیقی ہے
قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا): ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ۳
(اور خواہ پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ ت) اور صحبت خصوصاً بد
کا اثر پڑ جانا احادیث و تجارب صحیحہ ^۲ سے ثابت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

۱۔ سنن ابوداؤد کتاب الادباً قباب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۳

۲۔ القرآن ۱۹۵/۲ القرآن ۲۸/۲۶-۱ ہلاکت کا یقین ہے۔ ۲۔ تجربہ سے

انما مثل المجلس الصالح و مجلس سوء كحامل المسك و نافع الكبير
فحامل المسك اما ان يحذيك و اما ان تبتاع منه و اما ان تجلده ربحا
طيبة و نافع الكبير اما ان يحرق ثيابك و اما ان تجلده ربحا خبيثة لـ
رواه الشيخان عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه۔

اچھے اور بُرے ہمنشین ۱ کی کہادت ۲ ایسی ہے۔ جیسے ایک کے پاس مُشک ۳ ہے
اور دوسرا دھونکنی پھونکتا ۴ وہ مُشک والا یا تجھے مفت دے گا یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ
نہیں تو خوشبو ضرور آئے گی اور دھونکنی والا تیرے کڑے جلادے گا یا تجھے اس سے بدبو آئے
گی۔ (اسے شیخین امام بخاری و مسلم) نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت
دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مثل مجلس سوء كمثل صاحب الكيران لم يصبك من سواده اصا بک
من دخانه ۲۔ رواہ ابو داؤد و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برا ہمنشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو پہنچے گا۔ (اس کو
ابو داؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
تیسری حدیث صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ایسا کم و ایسا ہم لا یضلوکم ولا یفتنوکم ۳ رواہ مسلم
گمراہوں سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں، کہیں وہ تمہیں
فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ت)

۱۔ صحیح بخاری باب المسک قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۳۰/۲

۲۔ سنن ابو داؤد باب من یومران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۸/۲

۳۔ صحیح مسلم باب انہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰

۴۔ ساتھی ۲ مثال ۳ خوشبو ۴ آگ بھڑکانے کیلئے پھونکتا

چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الترمذی و صاحبہما صاحبان۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن لشواہدہ
مصابہ ۱۶ کو مصاحب پر قیاس کرو ۲۶ (اس کو ابن عدی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اس کے شواہد کی بنا پر اس حدیث کو انہوں نے حسن قرار دیا۔ ت)
پانچویں حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

ایاک و قرین السوء فانک بہ تعرف ۲ رواہ ابن عساکر عن انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برے ہم نشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا (اس کو ابن عساکر نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

ماشی ادل علی الشی ولا الدخان علی النار من صاحب علی صاحب
۳۔ ذکرہ التیسیر

کوئی چیز دوسری پر اور نہ دھواں آگ پر اس سے زیادہ دلالت کرتا ہے ۳ جس قدر ایک
ہم نشین دوسرے پر۔ (اس کو تیسیر میں ذکر کیا گیا۔ ت)

عقلاء کہتے ہیں کہ گوش زد اثرے دارونہ کہ عمر بھر کان بھرے جانا ۴ پھر اس کے ساتھ دوسرا موید
۵ شہر کا اس پر حاکم ہونا۔ مجربین ۶ کہتے ہیں: الناس علی دین ملوکھم ۷

۱ کنز العمال بحوالہ عبداللہ ابن مسعود حدیث ۳۳۷۷، مکتبۃ التراث الاسلامی طبع ۱۱/۸۹

۲ کنز العمال، بحوالہ ابن عساکر، حدیث ۲۴۸۴۳، مکتبۃ التراث الاسلامی طبع ۹/۴۳

۳ التیسیر شرح الجامع الصغیر، حدیث ما قبل کے تحت مکتبۃ امام شافعی الریاض السعودیہ ۱/۴۰۲

۴ القاصد الحسنہ، حرف النون، حدیث ۱۲۳۹۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۴۲۱

۵ دست ۲، جیسا دوست دیا ہی وہ خود ۳ کہ دھواں آگ کا پتہ دیتا ہے ۴ کان میں بات ڈالنا ۵ تائید کرنے والی دلیل۔

(لوگ اپنے حکمرانوں کے ذہن پر ہوتے ہیں۔ ث)

تیسرا مؤید، عورت میں مادہ قبول و انفعال کی کثرت ۱؎ وہ بہت نرم دل ہیں جلد اثر پذیر ہیں یہاں تک کہ اہل تجربہ میں منوم کی ناک مشہور ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، رویدک یا انجثہ بالقواریر ۱؎ (اے انجثہ! آگینوں کو بچا کر رکھو۔ ث) چوتھا مؤید، ان کا ناقصات العقل والدین ہونا ۲؎ یہ بھی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کافی الحسین (جیسا کہ صحیحین میں ہے۔ ث) پانچواں مؤید، شوہر کی محبت، جس کا بیان آیت وحدیث سے گزرا اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: حبک الشیء یعنی ویصم ۳؎ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء و ابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن ابی ہریرۃ الا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ (اسے احمد و بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابوداؤد نے ابودرداء سے اور ابن عساکر نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن انیس سے اور خرائطی نے اعتلال میں ابو ہریرۃ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ث) اور فرماتے ہیں:

الرجل غلی دین خلیلہ قلینظر احدکم من یتخالل ۴؎ رواہ ابوداؤد الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بسند حسن

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو (اسے ابوداؤد اور

صحیح بخاری باب الفاریض منہ عن الکذب الخ مقدمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۷۷

ع حسن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الہدی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۲

ع حسن ابوداؤد کتاب الادب باب من یمرین غیال آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۸۸

۲؎ عقل و دین میں کمزور ہونا۔ ۲؎ رضامند ہو جائے اور حائر ہونے کا تقصیر زیادہ پایا جاتا ہے۔

ترمذی نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت۔
مسند نو! اللہ عز و جل عاقبت بخشنے والے پلٹتے خیال بدلتے کیا کچھ دیر لگتی ہے قلب کو قلب کہتے
ہی اس لئے ہیں کہ وہ منقلب ایک ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِفَلَاةٍ ۚ رواہ ابن ماجہ عن ابی
موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں
(اس کو ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت۔)

نہ کہ عورتوں کا سائرم و نازک دل اور اس پر یہ صحبت و سماع متصل ۲؎ پھر واسطہ حاکمی محکومی کا
۳؎ اور اس کے ساتھ مہر و محبت کا غضب جذبہ ۴؎ باعثوں اور داعیوں کا یہ متواتر
و فور ۵؎ اور مانع کہ عقل و دین ۶؎ تھے ان میں نقصان و قصور تو اس تزویج میں قطعاً یقیناً
عورت کی گمراہی و تبدیلی مذہب کا مظنہ قویہ ۷؎ ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے کہ
نبیہ قطعی قرآن ممنوع و نادر ہے ۸؎ شرع مطہر جس چیز کو حرام فرماتی ہے اس کے مقدمہ و داعی
۹؎ کو بھی حرام بتاتی ہے مقدمہ الحرام حرام (حرام کا پیش خیمہ بھی حرام ہوتا ہے۔ ت۔)

مقدمہ مسلمہ ہے، قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْنٰی اِنَّہٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِيْلًا ۚ

زنا کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت بُری راہ

۱۔ ابن ماجہ، باب فی القدر، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۰

۲۔ القرآن، ۳۲/۱۷

۱؎ پلٹتا رہتا ہے ۲؎ بد مذہب کی محبت اور اسکی بد مذہبیت پر مبنی باتیں ۳؎ اور تعلق یہ کہ شوہر حاکم اور وہ محکوم
۴؎ مہربانی و محبت و الفت کا جوش ۵؎ بھڑکانے والوں اکسانے والوں کی بہتات ۶؎ عقل دین کی
کمزوری ۷؎ غالب گمان ۸؎ قرآن کی رو سے منع اور ناگوار ہے ۹؎ حرام کی طرف لے جانے والا

بس طرح زنا حرام ہوا زنا کے پاس جانا بھی حرام ہوا اور یہ خیال کہ ممکن ہے اثر نہ ہوا ۱۱؎ محض
 پابندی اور عقش و نقل دونوں سے بیگانگی ۱۲؎ ہے داعی کیلئے مفقوسی بالذوام ۱۳؎ ہونا ضرور نہیں
 آخر بوس و کن روس و نظر دواعی و طی داعی ۱۴؎ ہی ہونے کے باعث حرام ہوئے مگر ہرگز
 ستر زمر و مفقوسی و ائم ۱۵؎ نہیں۔

دلیل چہارم: قال المولیٰ تبارک و تعالیٰ (مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا):
 الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضهم علی بعض۔ ۱
 مرد و حاکم و مسلط ۲؎ ہیں عورتوں پر سبب اس فضیلت کے جو اللہ نے ایک کو دوسرے پر دی۔
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 اعظم الناس حقاً علی المرأة زوجها ۲

رواہ الحاکم و صححہ عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے (اسے حاکم نے روایت کیا اور ام المومنین
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی تصحیح کی۔ ت)
 رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لو كنت امر الاحد ان يسجد لا احد لا امرت النساء ان يسجدن لا زواجهن
 لما جعل الله لهن من الحق ۳؎ ولو كان من قدمه الى مفرق رأسه
 فرحة تنجس بالقيح والصدید ثم اسقبلته فلدحسه ما دت حقه ۴؎ رواہ
 ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادة واحمد

۱ القرآن، ۳۳/۴ ، ۲ مستدرک للحاکم، کتاب البر والصلة، مدار الفکر بیروت، ۱۰۵/۴

۳ سنن ابی داؤد باب فی حق الزوج علی المرأة آفتاب بالم پرلین لاہور، ۱/۲۹۱ المستدرک للحاکم، کتاب
 النکاح مدار الفکر بیروت ۱۸۷/۲ ، ۴ مسند احمد بن حنبل، مروی از مسند انس بن مالک، مدار الفکر بیروت ۱۵۹/۳
 ۱؎ بد مذہب کی صحبت رنگ نہ لائے اور بد مذہبیت کا اثر قبول نہ کرے۔ ۲؎ یہ بات عقل اور سوچ بوجھ سے ہٹ کر
 ہے ایسا کہیں نہیں پڑھا۔ ۳؎ ہمیشہ ہی اسکا سبب بن جانا۔ ۴؎ ہمیشہ ہی اسکا
 سبب بن جانا لازم نہیں۔ ۵؎ تا بعض۔

والترمذی عن انس بن مالک و فصل السجود احمد و ابن ماجہ و ابن حبان
 عن عبد اللہ بن ابی اوفی و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و احمد عن معاذ
 بن جبل و الحاکم عن بریلۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
 اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر و ان کو سجدہ
 کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کیلئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی
 سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گنداپانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی
 زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا (اس کو ابوداؤد اور حاکم نے صحیح
 سند کے ساتھ قیس بن سعد بن عبادہ، اور احمد ترمذی نے انس بن مالک سے، اور احمد ابن ماجہ
 اور ابن حبان نے عبد العزیز بن ابی اوفی سے سجدہ کی فصل میں اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
 ابو ہریرہ سے اور احمد نے معاذ بن جبل اور حاکم نے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
 روایت کیا ہے۔

۱۔ لغرض شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعمیم ہے اور بد مذہب کی تعظیم حرام۔ متعدد
 حدیثوں میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من و قر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام۔ ۱۔ رواہ ابن عدی و
 ابن عساکر عن ام المومنین الصدیقہ والحسن بن سفیان فی مسنده و
 ابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن والسجری فی الابانۃ عن ابن عمر و کا بن عدی
 عسب ابن عباس والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ بن بسر
 و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرہ التابعی المکی الثقہ مر
 سلانا اصواب ان الحدیث حسن بطرقہ۔

۱۔ شعب الایمان، حدیث نمبر ۶۴۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۲۱

جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے کے میں مدد کی (اس کو ابن عدی اور ابن عساکر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں معاذ بن جبل سے اور جزئی نے ابانہ میں ابن عمر سے اور ابن عدی نے ابن عباس سے طبرانی نے کبیر میں ابو نعیم نے حلیہ میں عبد اللہ بن بسر اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی سے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اپنے طرق پر یہ حدیث حسن ہے۔ ت)

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع ۱؎ تو مبتدع فاسق ۲؎ بھی شرعاً واجب الایمانہ ۳؎ ہے اور اس کی تعظیم ناجائز۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔
 الفاسق العالم تجب اہانتہ شرعاً فلا یعظم لـ

فاسق عالم کی شرعاً تو ہین ضروری ہے اس لئے اس کی تعظیم نہ کی جائے۔ (ت)
 امام علامہ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق، پھر علامہ سید ابوالسعود داؤد ہری فتح المعین، پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ ورمختار میں فرماتے ہیں۔

قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً ۲؎ ان پر اس کی اہانت ضروری ہے (ت)
 علامہ محقق سعد الملت والدین تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں فرماتے ہیں:
 حکم المبتدع البغض والعداوة والا عراض عنه والا ہانة والظعن واللعن ۳؎
 بد مذہب کیلئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت ۵؎ رکھیں، روگردانی کریں ۶؎ اس

۱۔ مراقی الفلاح، فصل فی بیان الاحق بالامتہ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۶۵

۲۔ طحاوی، علی، الدر المختار باب الامتہ، دار المعرفۃ، بیروت ۱/۲۳۳

۳۔ شرح مقاصد، المحمّد الثامن، حکم المومن، دار المعارف، النعمانیہ، لاہور ۲/۲۷۰

۴۔ مٹانے ۲۔ بدعتی ۳۔ گناہ گار ۴۔ زلت کا مستحق ۵۔ مخالفت و دشمنی ۶۔ اہمیت نہ دیں

کی تذلیل و تحقیر بجا لائیں ۱، اس سے لعن و طعن ۲ کے ساتھ پیش آئیں۔
لا جرم ۳ خرابت ہوا کہ بد مذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

دلیل پنجم: قال العلی الاعلیٰ جل و علا (اللہ بلند و اعلیٰ نے فرمایا:) والفیہ
سیدھا لدی الباب ۱۔

ان دونوں نے زلیخا کے سید و سردار یعنی شوہر کو پایا دروازے کے پاس۔ درالحکمر باب
الکفاۃ میں ہے: النکاح رق للمرأة والزوج مالک ۲ نکاح سے عورت کثیر ہو
جاتی ہے اور شوہر مالک اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لا تقولوا للمنافق یا سیدفانہ ان یکن سید! فقد اسخطتم ربکم عزوجل ۳ رواہ
ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
منافق کو ”اے سردار“ کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل
کو ناراض کیا۔ (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۃ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت
کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقه اعضب ربہ ۴
جو شخص کسی منافق کو ”سردار“ کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

۱ القرآن الکریم ۲۵/۱۲ - ۲ درالحکمر باب الکفاۃ، دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۷

۳ سنن ابی داؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۴

۴ مستدرک للحاکم، کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۳/۳۱۱

شعب الایمان، حدیث ۳۸۸۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۳۰ ۱ زلت و عارت سے پیش آئیں
۲- عنت ملامت کریں۔ ۳- یہ کہنا غلط نہیں۔

سنو سنو اگر سنی ہو تو جگوش سنو! لیس لنا مثل السوء، التي صورت فراش مهت، ع کالتی کانت فراشا لکب ہمارے لئے بُری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جو رو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی، رسول ﷺ نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اسی وجہ ائق ۲؎ سے بیان فرمایا:

العائد فی ہبتہ کا لکب يعود فی قنبہ لیس لنا مثل السوء
اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتے کر کے اُمے پھر کھا لیتا ہے، ہمارے لئے بُری مثل نہیں؟

اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بد مذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو سید المرسلین ﷺ کی حدیث مانو، ابو حازم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اصحاب البدی کلاب اهل النار
بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے:

حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسمعیل بن ایان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اهل البدی کلاب اهل النار

۱۔ مسند احمد بن حنبل، مروی از مسند عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت ۱/۲۱۷

۲۔ فیض القدر شرح جامع الصغیر حدیث ۱۰۸۰ دار العرفۃ بیروت ۱/۵۲۸

کنز العمال بحوالہ ابی حاتم الخزاعی، حدیث ۱۰۹۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۱۸

۳۔ کنز العمال بحوالہ قطبی الافراد عن ابی امامہ حدیث ۱۱۲۵ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۲۳

۴۔ غور سے سنو۔ ۲؎ وجہ سے۔

(قاضی حسین بن اسماعیل نے محمد بن عبد اللہ مخزومی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو غالب سے انہوں نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں،
 اهل البدی شر الخلق والخلقۃ ۱

بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

عمامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا۔

الخلق الناس والخلقۃ البہائم ۲ خلق سے مراد لوگ اور خلقۃ سے مراد جانور ہیں لا جرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تجالسوہم، ولا تبشاربوہم، ولا تأکلوہم ولا تناکلوہم ۳

بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔
 دلیل ہفتم: کتابیہ سے نکاح کا جواز ۱ عدم ممانعت وعدم گناہ ۲ صرف کتابیہ ذمیہ ۳ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے۔

فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا: الا ولی ان لا یفعل ولا یأکل ذبیحتہم الا للضرورة ۴ بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت ان سے نکاح نہ کرے اور نہ ذبیحہ کھائے۔ (ت)

مگر کتابیہ حربیہ ۲ سے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں بلکہ عند تحقیق ۵ ممنوع و گناہ ہے،

۱ احلیۃ الاولیاء ترجمہ ابو مسعود موصلی، دارالکتب العربیہ بیروت ۲۹۱/۸

۲ تیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ما قبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۲۸۳/۱

۳ الضعفاء الکبیر للعقلمی، حدیث ۱۵۳ ادار الکتب العلمیہ بیروت ۱۲۶/۱

۴ فتح القدیر، فصل فی بیان المحرمات خور یہ رضویہ سکھر، ۱۳۵/۳

۱ جائز ہونا۔ ۲ منع نہ ہونا اور گناہ نہ ہونا۔ ۳ مگر اب ذمیہ کافر کی قسم نہیں پائی جاتی۔ ۴ جن سے قتال کا حکم ہے اور اب یہی یک قسم پائی جاتی ہے۔ ۵ اس بارے میں کی گئی تحقیق کے تحت یہ نکاح

علمائے کرام وجہ ممانعت اندیشہ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا اتفاق قاسم الہیہ ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں وطن کر لے ۲۱ نیز سچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادات سے نیز اسٹال ہے کہ عورت، عیال، لہو کی جائے تو بچہ غلام بنے۔ یہی دلیل ہے۔
 یسکرہ تروج الکتابۃ الحربیۃ لان الانسان لا یامن ان یمکون بیہما ولد
 فینشا علی طبائع اهل الحرب ویتخلق باعمالہم فلا یمکن المسلم قلعہ
 عن تلک العادۃ۔

حربہ کتابیہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کیونکہ انسان اس بات سے بے فکر نہیں ہو سکتا کہ اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ اہل حرب میں پرورش پائیگا اور اس کے طور طریقے اپنالے گا اور پھر مسلمان اس بچے کی سیان کی عادات چھوڑنے پر قادر نہ ہوگا۔ (ت)
 فتح المؤمنین میں علامہ سید احمد حموی سے ہے:

عم مالو کانت حربیۃ ولكن مکروہ بالا جماع لانہ ربما یمختار المقام فی دار الحرب ولانہ فیہ تعریض ولده للرق فربما تجل و تسبی معہ فیصبر و لده رقیقا وان کان مسلما و ربما یتخلق والولد باخلاق الکفار۔
 جواز نکاح کا حکم کتابیہ حربیہ کو بھی شامل ہے لیکن یہ مکروہ ہے بالا جماع، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بیوی کی وجہ سے دارالحرب میں قیام پسند کر لے، اور اس لئے بھی کہ اس میں بچے کو غلامی میں مبتلا کرنے کی سبیل ہو سکتی ہے کہ اس کی وہ حاملہ بیوی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو جائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے قیدی ہو کر غلام بن جائے اگرچہ وہ مسلمان ہے نیز وہ بچہ دارالحرب میں کفار کی عادات کو اپنا سکتا ہے۔ (ت)

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔

وتسکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجما عالا نفتاح باب الفتنۃ من امکان التعلق المستدعی للمقام معہا فی دار الحرب وتعریض الولد علی التخلق باخلاق اهل الکفر علی الرق بان تسبی وہی جلی فیولد رقیقا وان کان مسلما۔
 حربہ کتابیہ بالا جماع مکروہ ہے کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے وہ یہ کہ بیوی

۱۔ عراق بحوالہ الجہد طیفصل فی الحرمات، ۱۰۳/۳۔
 ۲۔ فتح القدیر، فصل فی الحرمات، لوریہ رضویہ، ص ۱۳۵/۳
 ۳۔ محبت دل میں جڑ پکڑے ۲۱، ۱۱۱

سے اتفاق، مسلمان مرد کو دارالہرب میں رہنے پر آمادہ کر سکتا ہے اور بچے کو کفار کی عادات کا
 عادی بنانے کا راستہ ہے نیز بچے کی غلامی لینے راستہ ہموار کرنے کی کوشش ہے لیونانہ ہو سکتا
 ہے وہ یہی معاملہ ہو کہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے غلام
 بنے اگرچہ وہ مسلمان ہوگا۔ (ت)

رد المحتار میں ہے: قوله والا ولی ان لا يفعل یفید کراهة التنزیہ فی غیر الحربیۃ
 وما بعدہ یفید کراهع التحریم فی الحربیۃ ۱

اس کے قول کہ "بہتر ہے نہ کرے" سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ کتابیہ فرجیہ سے نکاح مکروہ تزیہہ ۱ ہے
 جبکہ اس کا ما بعد بعد میں تزیہ کے بارے میں مکروہ تحریمیہ ۲ ہے ہونے کا فائدہ دیتا ہے (ت)
 اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جو اندیشے ائمہ کرام نے وہاں مرد اور اولاد کیلئے پیدا کئے وہ
 زائد ہیں یا یہ جو یہاں عورت و اولاد کیلئے ہیں ۳ وہاں مرد کا معاملہ ہے یہاں عورت کا، وہ
 حاکم ہوتا ہے یہ سکومہ، وہ مستقل ہوتا ہے یہ متاثر نہ ہوتا ہے یہ متاثر ۵ وہ عقل و
 دین میں کامل ہوتا ہے یہ ناقصہ ۶ وہ اگر دارالہرب میں متوطن ہو گیا تو گنہگار ہوا دین نہ گیا
 یہ اگر اس کی ۷ صحبت میں مبتدعہ ۸ ہو گئی تو دین ہی رخصت ہوا۔ بچہ بعد شعور اپنے
 باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ مسلم ہے یہاں بد مذہب، وہاں کافروں کی عادتیں
 ہی سیکھنے کا احتمال ہے یہاں خود مذہب کے بدل جانے کا قوی مظنہ ۹ وہاں اگر غلام بنا تو
 ایک دنیوی ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کروڑوں آزادوں سے اعز و اعلیٰ ہوں گے،
 یہاں اگر رافضی وہابی ہو گیا تو اخروی ذلت دینی فضیحت ۱۰ ہے وہاں غلامی ایک احتمال
 ہی احتمال تھی اور یہاں یہ بد انجائی مظنون ۱۱ قوی، تو وہاں وہ اندیشے اگر کراہت تزیہیہ
 ۱۲ دیتے تو یہاں ظنون کراہت تحریمیہ تک ۱۳ پہنچ جاتے ہم اوپر گزارش کر چکے کہ جو چیز

۱ رد المحتار فصل فی الحکومات دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۳/۲

۱ جائز مگر ناپسندیدہ ۲ حرام کے قریب تر ۳ یقیناً یہ زائد ہیں ۴ اس کا مزاج جلدی تبدیلی قبول کر لیتا
 ہے ۵ جلدی متاثر ہوتی ہے ۶ عقل و دین میں کمزور ہوتی ہے ۷ بد مذہب کی ۸ بدعتی و بد مذہب
 ۹ گمان غالب ۱۰ رسوائی ۱۱ گمان غالب ۱۲ جائز مگر ناپسندیدہ ۱۳ قریب بہ حرام

حرام ہے اس کے مقدمات و داعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب
 کراہت تحریم نہیں تو یہاں ان کے باعث مکمل تحریم رکھی ہے یہ تیسرا جواب ہے اس اس
 ٹیہہ کا کہ یہ ان سے حرام ہے اس کے مقدمات و داعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں
 ان کے سبب کراہت تحریم نہیں تو یہاں ان کے باعث مکمل تحریم رکھی ہے یہ تیسرا
 جواب ہے اس اس ٹیہہ کا کہ یہ ان سے بھی گئے گزرے مع ہذا بھی گئے گزرے مع ہذا
 شرع مظهر میں اگرچہ وہ مبتدع جس کی بدعت حد کفر کو نہ پہنچی آثرت میں کفار سے ہلکا رہے
 گا ان کا عذاب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت دنیوی احکام میں بھی نشت ہوگی مگر
 اس کے بچتے جی اس کے ساتھ برتاؤ کا فردی کے برتاؤ سے اشد ہے اور اس کی وجہ ہر ذی
 عقل پر روشن، کافر ذی سے ہرگز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین بدی اسلام و خیر خواہی
 مسلمان سے ہے وہ کھلا دشمن ہے اور یہ مار آستین ابھاس کی بات کسی جاہل سے جاہل کے
 دل پر نہ جے گی کہ سب جانتے ہیں یہ مرد و کافر ہے خدا اور رسول کا صریح منکر ہے اور یہ
 شب منکر ہے، اور یہ بڑب قرآن و حدیث ہی کے حیلے سے بہکائے گا تو ضرور اسرع و اظہر
 ہے ۲۰ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ امام جتہ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم
 شریف میں فرماتے ہیں۔

ان كانت البدعة بحيث يكفر بها فامرہ اشد من الذمی لا نه لا یقر یجزیة ولا
 یسامح بعقد ذمة و ان كان مما لا یکفر به فامرہ بینہ و بین الله الخف من امر
 الکافر لا مع لکن الامر فی الانکار علیہ اشد منه علی الکافر لان شر الکافر
 غیر متعذر فان المسلمین اعتقدوا کفرة فلا یلتفتون الی قوله اذ لا بدعی الاسلام
 واعتقاد الحق اما المبتدع الذی یدعو الی البدعة و یزعم ان ما یدعو الیه حق
 فهو مسبب لغوایة الخلق فشره متعد فالاستحباب فی الظہار بغضه و معاداته
 والا نقطاع عنه و تحقیر و التشنیع علیہ ببدعته تنفیر الناس عنه اشد
 وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کر دے تو ایسا کافر بدعتی دارالاسلام میں ذمی کافر سے بدتر

۱ احیاء العلوم کتاب الفتن والاخوة، بیان مراتب الذین یمنفون فی اللہ، مکتبہ مطبعہ الشہد الحسینی القاہرہ مصر ۲/ ۲۱۶۹

ابھ آستین کا سانپ۔ ۱۳ واضح طور پر

۱۰ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کر دے تو ایسا کافر بدعتی دارالاسلام میں ذمی کافر سے بدتر ہے کیونکہ ۱۰ جز یہ کا پابند نہیں بنتا اور نہ ہی وہ عقد ذمہ کی پروا کرتا ہے اور اگر بدعت ایسی ہو جس کا وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے بدعتی کا معاملہ کافر کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور خفیف ہے لیکن اس کی تردید ۱۱ کا معاملہ کافر کے مقابلہ میں زیادہ اہم ہے کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کیلئے اتنا نقصان دہ نہیں کیونکہ مسلمان اس کے کافر ہونے کی وجہ سے اس کی بات کو قابل التفات نہیں سمجھتے کیونکہ وہ اسلام اور حق کا مدعی ۱۲ نہیں بنتا لیکن گمراہ بدعتی اپنی بدعت کو حق ۱۳ قرار دے کر لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے اس لئے وہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہذا اس کا شر ۱۴ زیادہ موثر ہے ۱۵، ایسے شخص کو برا جاننا، اس کی مخالفت کرنا، اس سے قطع تعلق کرنا، اس کی تحقیر کرنا، اس کا زد کرنا اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔ (ت)

یہ چوتھا جواب ہے اُس شبہ کا، الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا ۱۶ اور دلائل واضح سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بد مذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ۱۷ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا، ہاں ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متنفی ۱۸ وہابیہ کے فریب سے دھوکہ پا کر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کیلئے ہیں جو مذہب اہلسنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں وہابی تو سنی ہیں اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ عزیز بھائیو! دین حق کے فدائیو! دیکھو یہ دام در سبزہ ۱۹ میں دھوکے میں نہ آئیو، بھل وہابی صاحب جو چاہیں بکس وہاں نہ خوف خدا نہ خلق کی حیا، مگر پیارے سنیو! تم نے یہ کیونکر باور کر لیا ۱۰ کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں، وہابیت سے صاف مباین ہے ۱۱ تو ان کا اجتماع کیونکر ممکن ۱۲ ہے۔ ہاں یوں کہتے تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں۔

۱۱ اس کی بد مذہبیت سے لوگوں کو مستر کیا جائے اور اس کے عقائد کا رد کیا جائے۔ ۱۲ خود کو مسلمان نہیں کہتا اور اپنے عقائد اقوال و افعال کو اسلام نہیں کہتا۔ ۱۳ اپنے عقائد کو عین اسلام کہتا ہے۔ ۱۴ فساد۔ ۱۵ لوگوں پر زیادہ اثر انداز ہوگا کہ لوگ اس سے متاثر ہونگے۔ ۱۶ تمام شکوک دفع ہوئے حق کھل کر ظاہر ہو گیا ۱۷ یا کم از کم ۱۸ فتنہ باز ۱۹ سبزہ یہ بڑا جال ہے ۱۰ سمجھ لیا ۱۱ متضاد ۱۲ کیسے ایک ہو سکتے ہیں

وہابی نہیں اہلسنت ہیں۔ بہت اچھا، چشم مارول ماشاد اللہ، خدا ایسا ہی کرے، اگر واقعہ اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر؟ اور اس فتوے پر اس سے کیا اثر، فتویٰ میں زید و عمر و کسی کی تعیین نہ تھی، سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا مجیب ۲؎ نے وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی نہیں سنی ہے اس سوال و جواب دونوں سے بری ہے، فتویٰ کی صحت میں کیا شک پروری ہے پھر عزیز بھائیو! یہ تنزیلی جواب اس کی تسلیم ادعا پر مبنی ہے، ابھی امتحان کا مرحلہ باقی و دیدنی ۳؎ ہے، زبان سے کہہ دینا کہ ہم وہابی نہیں گنتی کے لفظ ہیں کچھ بھاری نہیں،

التم احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون ۱؎
کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی

لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، وحسبنا الله
ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے کوئی حرکت اور کوئی قوت اللہ تعالیٰ عظیم و بلند کی مشیت کے بغیر نہیں ہے (ت)۔
بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال ۵؎ وہابیت سے انکار فرمائیں امور ذیل پر دستخط فرماتے
جائیں ع کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں ۶؎
(۱) مذہب وہابیہ ضلالت و گمراہی ہے۔

(۲) پیشوایان وہابیہ مثل ابن عبد الوہاب نجدی و اسماعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و صدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھوٹ بھیسے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

۱؎ القرآن الکریم، ۲/۲۹

۱؎ آنکھیں روشن اور خوش ہو ۲؎ نقصان ۳؎ جواب دینے والے نے ۴؎ دیکھنا ہے ۵؎ مشکوک جسکے بارے میں کچھ یقینی نہ ہو۔ ۶؎ جیسی وضع ہوگی

۳) تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و روزی و تنویر العینین اصابیف السعیل اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی وغیرہ ماہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں گمراہیوں اور گمات کفریہ پر مشتمل ہیں۔

۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اُس سے روگردانی بددین کا کام ہے، غیر مقدسین مذکورین اور ان کے اتباع و اذتاب اہل کہ ہندوستان میں نامقلد کی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیان نامشخص ۲ ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے جاہلوں ۳ کو ترک تقلید کا اغوا کرنا ۴ صریح گمراہی و گمراہ گری ۵ ہے۔

۵) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھرا ہی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں ہے اُس کے خلاف نہ چلے، وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے، اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کیلئے نجات کو کافی ہے، تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین تتبع غیر سبیل المؤمنین ہیں ۶ متعلقات انبیاء و ولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل استعانت ۷ و ندا و علم و تصرف بعطاء ۸ خدا ۸ وغیرہ مسائل متعلقہ اموات و احیاء میں نجدی و دہلوی اور ان کے اذتاب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بجا دیا ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاق عذاب و غضب ہے ۹۔ زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تنجیح میں کچھ دخل نہیں ۱۰، امر محمود جب واقع ہو محمود ہے اگرچہ قرون لاحقہ میں ہوا ۱۱، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے اگرچہ ازمنہ سابقہ میں ہو ۱۲ بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے رو خلاف پر پیدا کی گئی ہو ۱۳ جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا اور رسول نے منع نہ فرمایا کسی چیز کی ممانعت قرآن و حدیث میں نہ ہو

۱) نئے پیچھے چنے والے ۲) احمق و نادان ہیں ۳) بڑے جاہلوں ۴) تقلید نہ کرنے پر ورغلا تا ۵) گمراہ بنا تا ہے ۶) بھٹکے ہوئے بہکے ہوئے بدعتی، مومنین کے راستے کو چھوڑنے والے ہیں ۷) مدد مانگتا ۸) اللہ کے عطا کردہ تعارف ۹) یہ غضب الہی اور عذاب نار کے حقدار ہیں ۱۰) کسی چیز کے اچھا برا ہونے میں زمانہ اثر انداز نہیں ہوتا ۱۱) کام اچھا و پسندیدہ جب بھی ہو پسندیدہ ہی رہے گا چاہے بعد کے زمانے میں ہو ۱۲) اور برا کام جب واقع ہو برا ہوگا خواہ پہلے زمانے میں رائج رہ چکا ہے ۱۳) بری بدعت وہ ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو نکلا لی گئی

تو اسے منع کرنے والا خود حاکم و شارع ۱ بننا چاہتا ہے۔

(۸) علمائے حرمین طہرین نے جتنے فتاویٰ و رسائل مثل الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرہ

رد وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق و ہدایت ہیں اور ان کا خلاف باطل و ضلالت ۲

حضرات! یہ جنتِ سنت کے آٹھ باب ہادی حق و صواب ۳ میں، جو صاحب بے پھیر پھار

بے حیلہ انکار ۴ بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی

نہیں، ورنہ ہر ذی عقل پر روشن ہو جائیگا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار را حیلہ ہی حیلہ

تھا، مسے پر جمنا اور اسم سے رمنا، اس کے کیا معنی ع

منکر میوہ نو در رنگ

مستاں زیتین (منکر ہونا اور مستوں کے رنگ میں جینا۔ ت)

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ت)

الحمد للہ کہ یہ مختصر بیان تصدیق مظہر حق و خفیق اوائل عشرۃ اخیرۃ ماہ مبارک ربیع الاول شریف

و چند جلسوں میں بدرسمائے تمام اور بلحاظ تاریخ ”از الہ العارب حجر الکرائم عن کلاب

النار“ نام ہوا، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و الحمد للہ رب العلمین

۲ القرآن الکریم ۲/۲۱۳

۱ خود اپنی شریعت بنانا چاہتا ہے۔ ۲ ان کا انکار کرنے والا جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ۳ صحیح ہیں۔ ۴ بغیر کسی حیل و

حجت اسکو صحیح مانتے ہوئے۔

”بد مذہب قرآن حکیم کی روشنی میں“

- (۱) اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ پ ۹-۲۳)
- (۲) اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہیں۔ (المائدہ پ ۵-۵۱)
- (۳) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ (عز و جل) اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ (المجادلہ پ ۲۲-۱۵۸)
- (۴) اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ (الممتحنہ پ ۱-۶۰)
- (۵) اور اگر شیطان تم کو بھلا دے ہو یاد آنے پر ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے گستاخ سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ (الانعام پ ۷-۱۴)
- (۶) اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں (جہنم) کی آگ چھوئے گی۔ (پ ۱۱-۱۴)
- (۷) تم فرما دو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے ہو بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (پ ۹-۶۵، ۶۶)

”بد مذہب احادیث مبارکہ کی روشنی میں“

- (۱) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
- ”آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے اور جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو

نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا
 نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور قریب نہ آنے
 دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ
 ڈالیں۔ (مسلم۔ شکوۃ۔ ۲۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس موقع شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 ”یعنی بہت لوگ ہونگے جو مکاری و فریب
 سے علماء و مشائخ اور صلحا بن کر خود کو مسلمانوں
 کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کریں گے تا کہ اپنی جھوٹی
 باتیں پھیلائیں اور لوگوں کو اپنے باطل
 عقیدوں اور فاسق خیالوں کی طرف بلائیں۔
 (افشعہ اللمعات ج ۱۔ ص ۱۳۳)

(۲)۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ”اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا
 ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی
 نفل نہ فرض۔ بد مذہب دین اسلام سے ایسا
 نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے
 سے بال نکل جاتا ہے“ (ابن ماجہ)

(۳)۔ حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ”بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں“ (دارقطنی)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
 ”بہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
 تھے اور آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے
 تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی
 تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے
 رسول! انصاف سے کام لو نبی کریم ﷺ نے
 فرمایا تیری جسارت پر افسوس میں ہی انصاف
 نہ کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔
 اگر میں انصاف نہ کرتا تو خائب و خاسر ہو چکا
 ہوتا۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
 اجازت دیجئے کہ میں اسکی گردن مار دوں نبی
 کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ اسکے
 بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو
 دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو
 گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن انکے حلق
 سے نہیں اترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے
 باوجود) وہ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر
 شکار سے نکل جاتا ہے۔“

(بخاری شریف ج ۱۔ نمبر ۵۰۹)

حضرت ابوسعید خدری حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب میری اُمت میں اختلاف و
افتراق واقع ہوگا، ایک گروہ نکلے گا جو اچھی
باتیں کریگا۔ لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا
وہ قرآن پڑھیں گے قرآن ان کے حلق کے
نیچے نہیں اُترے گا۔“ وہ دین سے ایسے نکل
جائینگے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔“
(مشکوٰۃ شریف صف ۳۰۸)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے
والے اور جھوٹ بولنے والے ہونگے۔ وہ
تمہارے سامنے ایسی باتیں لائینگے جن کو نہ تم
نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باب دادا نے
ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ
آنے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ
میں نہ ڈالیں“

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے

سامنے ترش روئی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ اللہ

تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے“ (ابن عساکر)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

-۸

”بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اگر

مر جائیں تو انکے جنازہ میں شریک نہ ہو ان

سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو انکے پاس

نہ بیٹھو انکے ساتھ پانی نہ پیو انکے ساتھ کھانا نہ

کھاؤ انکے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو انکے جنازہ

کی نماز نہ پڑھو اور انکے ساتھ نماز نہ پڑھو“

(مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

-۹

”ان (بد مذہب) سے دور رہو اور انہیں اپنے

سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ

تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم شریف)

۱۰۔ دیلمی نے حضرت معاذ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں ان (بد مذہب) سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جسکا

کافران ترک و دیلم پر“ (فردوس الاخبار ج ۲۔ ص ۴۴۹)

۱۱۔ حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے

کسی بد مذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی“۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس دشمن میں شیخ عبداللہ بن محمد بن ابی بکرؓ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی

مقاومت ہے۔ اور سنت کی طاقت اسلام کی

بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔“

(اشعۃ للمعات - ج - ص ۱۴۷)

۱۲۔ ابن عساکر حضرت انسؓ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے

روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ

ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں کوئی پل

قراط پر گزرتا ہے یا بکے ڈھنگ سے ٹکڑے

ہو کر آگ میں گر پڑینگے جیسے مٹی اور کھیاں

گرتی ہیں۔ (المعجم الاوسط - ص ۲۹۶)

۱۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توفیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت

کی۔“ (المعجم الکبیر - حلیۃ الاولیاء)

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہونا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔“

(سنن ابوداؤد - کتاب الادب)

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 "مناقب کو۔ اسے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو پہلے تم نے اپنے رب
 عزوجل کو ناراض کیا۔" (سنن ابی داؤد کتاب الاور)
 ۱۶۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 "بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں" (طائفہ الاولیاء)
 ۱۷۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 "کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اسکی بیٹی یا بہن نکلتے نکلتے مجھے تم اسے بہت

برا جانو گئے۔" (سنن ابن ماجہ ابواب النکاح ص ۱۳۹)

دُشمن کے فرمان کی روشنی میں

(۱)۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم سے مسجد اقدس نبی کریم ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا
 اپنے ساتھ کاشانہ اقدس خلافت میں لئے آئے اسکے لئے کھانا نہ ملا یا جب وہ کھانا کھالے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی
 اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کھانا اٹھالیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے
 نکلوا دیا۔ (المنہج ص ۳۹)

۲۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم سے جب "صبغ" سے جس پر ہونجہ بھینٹے مشابہات بد مذہبی کا اندیشہ تھا بعد میں
 نہت شدید توبہ لی۔ ابو موسیٰ اشعری کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اسکے پاس نہ بیٹھیں۔ اسکے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں
 پھر پڑے تو اسکی عیادت کو نہ جائیں اور نہ جائے اسکے جنازہ پر حاضر نہ ہوں۔ یہ قلیل حکم حکم ایک مدت تک یہ حال
 رہا کہ اگر سوادنی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا ہے سب متفرق ہو جاتے جب ابو موسیٰ اشعری نے عرض بھیجی کہ اب اس کا
 حال اچھا ہو گیا اس وقت اجازت آئی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۲)

۳۔ مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اسکی توبہ مقبول ہے (یعنی بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا) مگر بعض مرتدین
 مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اسکی توبہ مقبول نہیں۔ (بہار شریعت ج ۹ ص ۱۷۲)
 ۴۔ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

” اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں سے سختی کرو تو رسول ﷺ جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں انکو سختی کرنے کا حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔ خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور رکھنا جائے اسکے ساتھ دوستی و محبت اللہ و رسول ﷺ کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے۔ (کلمہ و نماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے اس لئے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں اسکے اسلام کو برباد کر دیتی ہیں۔“ (مکتوب نمبر ۱۶۳)

۵۔ امام جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ

” ایک شخص رافضیوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا اسکے مرتے وقت لوگوں نے کلمہ طیبہ کی تلقین اس نے کہا۔ نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص میرے پاس کھڑے ہیں جو کلمہ پڑھنے نہیں دیتے یہ کہتے ہیں کہ تو انکے پاس بیٹھا کرتا تھا جو حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ کو برا کہتے تھے اب تو چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے مگر تجھے پڑھنے نہ دینگے“ (شرح الصدور)

۶۔ فتاویٰ قاضی خان پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ

” فاسق توبہ کر لے تب بھی اسکی گواہی قبول نہیں کی جائیگی جب تک کہ اتنا وقت نہ گزر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو“ (فتاویٰ رضویہ ج۔ ۳۔ ص ۲۱۲)

۷۔ امام الحدیث امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری ج۔ ۳۔ ص ۱۰۲۴۔ میں ایک باب باندھا ہے۔

”باب قتل الخوارج یعنی خارجیوں سے جہاد کا باب انکے قتل کرنے کا باب ہے۔“

۸۔ دیوبندی، وہابی نجدی خارجیوں کی ایک قسم ہیں۔ (رد المحتار ج ۶)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر ان حابیوں (وہابیوں، نجدیوں) کو تمام مخلوق خدا (یہود و نصاریٰ اور انکے جانوروں وغیرہ سے بھی) سے شریر جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ خارجی (نجدی وہابی اور انکے ہنوا) ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر جہاں کرتے ہیں۔ (بخاری ج ۲، ۱۰۲۳)

۱۰۔ جو شخص بد عقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عزیزی پ ۲۹)

۱۱۔ علامہ تفتازانی ارشاد فرماتے ہیں۔

”بد مذہب کے لئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں روگردانی کریں اسکی تذلیل و تحقیر کریں اس سے لعن طعن کے ساتھ پیش آئیں۔ (شرح مقصد۔ المحبث الاثنین حکم المؤمن)

۱۲۔ حجت الاسلام امام غزالی ارشاد فرماتے ہیں۔

وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کر دے تو ایسا کافر بدعتی اور اسلام میں امی کافر سے بدتر ہے اور اگر بدعت ایسی ہو جسکی وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے کا معاملہ اللہ کے نزدیک کافر کی نسبت خفیف ضرور ہے مگر اسکی تردید کا معاملہ کافر کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کیلئے اتنا نقصان دہ نہیں کیونکہ مسلمان اسکے کافر ہونے کے سبب اسکی بات پر توجہ نہیں دیتے لیکن گمراہ (بد مذہب) بدعتی اپنی بدعت (بے دینی) کو حق قرار دیکر لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے اس لئے کہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہذا اسکا شر زیادہ موثر ہے ایسے شخص (بد مذہب) کو برا جاننا اسکی مخالفت کرنا اس سے قطع تعلق کرنا اسکی تحقیر کرنا اسکا رد کرنا اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔

(احیاء العلوم کتاب الافہ والافۃ ج ۲۔ ص ۱۶۹)

محترم قارئین کرام قرآن حکیم و احادیث مبارکہ کی روشنی میں صحابہ کرام و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے یہ بات اظہارِ کشف کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ بد مذہب و بد بخت ہیں کہ خود رب تعالیٰ ان سے دشمنی رکھتے ہیں اور کوئی عبادت قبول نہیں فرماتا ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے ان سب مکمل جہل و نادانی و دہشت و معاملات کرنا جائز نہیں بلکہ چاہئے کہ ان کا شدت کے ساتھ روک دیا جائے انکا بد مذہبی غور پر بھی دیکھا جائے۔ انکی عبادت کی جائے نہ انکی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے نہ انکے کفن و دفن میں شریک ہوں نہ انکے مسکنوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے نہ انکے لئے دعا کیے بغیر تدفین کیا جائے۔

خیال رہے کہ انکے ساتھ اس طرح کا سلوک بد اخلاقی اور اسلامی تعلیمات کے برخلاف نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ بزرگان دین کی عبادت قبول نہیں کیے جائیں۔ یہی بیان کی گئی آیت قرآنیہ و احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے افعال و اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ تکلیف اس حد تک ہے کہ ان کے ساتھ بد مذہبوں کی محبت ان کے ساتھ معاملات اور انکے ساتھ رشتہ باطن کرنے میں خود بھی غور میں پڑ جائے کہ انہیں شہید اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا قویٰ خطر ہے۔

یہ لاکھ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوں انکا ہر مسکنوں کی طرح ہو۔ کھانا زین پر ہوتا روزے رکھنا نیک اعمال کرنا بے خوش اخلاقی ہو مگر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار یا انہما کر اسے ہر سادہ انسان میں ادنیٰ کی گستاخی کرنے والا یا اشعار مسلک اہلسنت میں کسی چیز کا انکار یا اسکا مستحکم اڑانا صحیح ہے ہر امر کا گستاخ ہر گز مقبول بارگاہ الہی نہیں۔ انکے ایسے عقائد اقوال و افعال انھیں مرتد و بد مذہب کی صف میں رکھ کر کرتے ہیں تو جب یہ مرتد و بد مذہب غریبے تو کیونکر ایک مسلمان کے لئے یہ روا ہوگا کہ وہ ان گستاخوں سے اوروں کے ساتھ مکمل جہل لین دین کھانا پینا انھیں بیخدا رشتہ باطن کرے۔

جاننا چاہئے کہ بد مذہب کی یہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اسکا رشتہ اہلسنت و جماعت کے گھرنے میں ہو جائے گا تاکہ کسی مسلمان گھرانے کے پہلے ایک فرد کو گمراہ و بد مذہب بن کر بد مذہب ہونے سے بچرے بہت آہستہ پورے کسی گھرانے پر اثر انداز ہو کر انھیں بے دین بنا ڈالے۔ پھر یہ قسمتی یہ کہ سنی و بد مذہب بد مذہب کے بچے پتی و دکان رشتہ ان بد مذہب گھرانوں میں گرتے ہیں اور یوں رشتہ کا رشتہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ مرتد و بد مذہب کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں ہے۔ یہ ٹوک بد مذہبوں سے رشتہ جوڑ کے شراب و بی بی کی آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ بن کر گمراہ و بد مذہب بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے والدین کو چاہئے کہ وہ خوب اچھی طرح سے دل دوزخ میں یہ بات سمجھیں کہ بد مذہب خود و شرک

ہو، اللہ عز و جل کی ذات و صفات کا منکر ہو یا گستاخ نبوت و رسالت ہو یا اہل بیت اطہار کی عظمت و شرافت کا منکر ہو یا صحابہ کرام کا بے ادب ہو یا اولیاء کرام کا دشمن ہو یا پھر کسی کا انکار کرنا ہو اسکی محبت و دوستی و محبت تعظیم میل و جول لین دین کھانا پینا، انھنا بیٹھنا اور شادی بیاہ سب حرام ہے۔

الغرض تمام تر قرآن و احادیث کے اقوال و بزرگان دین کے فرمان کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہو گئی ہے کہ بد مذہب کے ساتھ دیگر معاملات بالخصوص شادی بیاہ نکاح شرعاً باطل و ممنوع و گناہ ہیں اور زمانہ جیسے فعل ہے اپنی بہن بیٹیوں اور دیگر محرمات سے یہ کیسی محبت ہے کہ انہیں جانتے بوجھتے بد مذہبوں کے قبضے میں دے دیا جائے کہ وہ ان پر مسلط ہو کر انہیں دین و دنیا کی ہلاکت و رسوائی کے گڑھے میں گرا دیں کیا کوئی غیرت مند مسلمان یہ چاہے گا کہ اسکے گھر کی محرمات زمانہ کے لئے ان کتوں کو پیش کر دی جائیں۔ کیا یہ دوزخی کسی سخی مرد صالح سے بہتر ہیں کہ ایسے چھوڑ کر ان کتوں کو ترجیح دی جائے فوراً سوچیں اگر روز قیامت مظلومہ نے فریاد کی تو پھر کس طرح آپ اللہ کے غضب کی گرفت سے بچ سکیں گے۔ کیا جواب دیں گے کہ انہیں کیوں ان ظالموں کے حوالے کیا تھا۔

یہ ظلم نہیں تو کیا ہے کہ عورتیں جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں انہیں بے دینوں کے قبضے میں دیا جائے جہاں یہ اپنے بد مذہب شوہروں کے تسلط میں رہ کر اسکی صحبت بدکا اثر قبول کر لیں اس بد مذہب سے نئی نئی باتیں سنیں اور سمجھیں الفت و محبت جو اسکے دل میں شوہر کے لئے کو موجزن ہو جائے اور وہ اسکی بے دینی و گمراہی سے بھرپور باتوں کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ پائے اور اس بد مذہب کی محبت اسکے لئے زہر قاتل بن کر اسکی دین و دنیا کی ہلاکت کا سبب بن جائے۔ حدیث میں بیان ہوا کہ آدمی کا جتر اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اور پھر میاں بیوی کا رشتہ ہو اس محبت پر ہی استوار ہوتا ہے پھر اس محبت کا اثر کیونکہ اس پر نہ ہوگا کہ حدیث میں بیان ہوا کہ آدمی اپنے محبوب کی دین پر ہوتا ہے پھر شوہر عورت کے دل کا حکمران اسکے جسم کا مالک ہیں اور محبت کا مرکز ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ۔ محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب ج۔ ۲۔ ص ۳۳۳) تو عورت کیونکہ اس بد مذہب کی بے دینی اور اسکے اقوال و افعال کی خرافات دیکھ اور سمجھ سکے گی کہ عقل و دین میں انکا ناقص ہونے سے بھی انکا رہنمائی کیا جاسکتا ہے۔ جوش محبت، تعلق قلب، مستقل صحبت، رشتہ حاکمیت عورت کو اندھا اور بہرا بنادگی کہ حق دیکھ پائے نہ سمجھ پائے اور بے دینی اپنا رنگ لائے گی اور اسے دنیا و آخرت کی ہلاکت و رسوائی کے گڑھے میں جا گرائے گی۔

اسی سبب سے ان جنہی کتوں سے رشتہ داری ایمان کے لئے زہر قاتل ہے جو عورت کسی بد مذہب کی بیوی بنے وہ ایسی ہے جیسے کسی کتے کے قعر میں آئی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ انکی بی بی یا بہن کسی کتے کے بیٹے بچے تم اسے بہت برا جانو گے۔ (سنن ابن ماجہ)
 ابواب النکاح صفحہ ۱۲۹ اور حدیث سے ہی معلوم ہوا کہ بد مذہبی اہل جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (شرح جامع المعجم
 حدیث نمبر ۱۸۰۳ ج ۱ ص ۵۲۷)

”انتباہ“

خیال رہے کہ بعض کم فہم اور نادان مسلمان یہ کہتے نظر آتے ہیں بد مذہبیوں کو لڑکی دینے میں تو حرج ہی حرج ہے مگر
 انکے لڑکی لانے میں بھلا کیا قیامت ہے انکی لڑکی لینے میں کوئی حرج نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرتد لڑکی لاتا بھی
 کم فہم ناک نہیں کہ اس میں بھی مکمل سہیت ہی کا نقصان ہے۔ اور شریعت کے خلاف بھی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ
 عائشہؓ میں ہے کہ مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ احلیہ کسی سے جائز نہیں رہے ہیں مرتدہ کا نکاح کسی سے
 نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ عائشہؓ ج ۱ ص ۲۶۳) اور ان بد مذہبوں کی لڑکی کا بھی بد مذہبیت میں لتھڑا ہونا بعید از قیاس
 نہیں اور اسکے ساتھ رشتہ ہونا اندیشہ فتنہ سے خالی نہیں کیونکہ میاں بیوی کے درمیان جو پیار و الفت محبت و ہمدردی کا
 جذبہ موجزن ہوتا ہے اسکے پیش نظر یہ بات بھی کم یقینی ہے کہ وہ اپنی مرتدہ بیوی کی محبت میں مستغرق ہو کر اچھے
 برے حق و باطل کی تمیز کھو بیٹھے اور اسکی صحبت کا رنگ چڑھنے لگے اس مرتدہ کے طور طریقے رسم و رواج اس پر بلکہ
 پورے گھر پر اثر انداز ہونے لگیں پھر ہونے والی اولاد پر بھی ماں اور نانا نانی خالہ ماموں کا اثر ہونے لگے بچوں میں
 بد مذہبیت کی علامات پیدا ہوں اور یوں پورا گھرانہ پوری نسل ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے جیسا کہ امام فخر الدین
 رازیؒ کی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ایمان دشمنان خدا کے ساتھ جمع نہیں ہوتا کیونکہ جو کسی کو محبوب رکھتا ہے تو
 یہ اسکے محبوب کے دشمن سے بھی محبت نہیں رکھ سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ بد مذہب سے محبت منافی ایمان ہے اور جب بیوی بد مذہب ہو اور اسکا محبت دل میں جوش مارتی ہو
 پھر اسکی ہر بات کا اثر قبول کرتے جانا کچھ مشکل نہیں لہذا ایمان کی حفاظت کیلئے از حد ضروری ہے کہ یہ بد مذہب
 سے کسی قسم رشتہ ناظر ہرگز نہ کیا جائے اور ان سے بہت دور رہا جائے کہ کہیں دل و دماغ انکی کسی بات کا اثر قبول نہ
 کرے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام اہلسنت کو وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت، رافضیت، قادیانیت
 چکنر الویت غرض جتنے بھی بد مذہبیت پر مبنی ہیں اس سے خبردار کیا جائے کہ کس طرح یہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے بھولے
 بھالے مسلمانوں کا ایمان چھین لینے کے درپے ہیں۔ لہذا اسادہ لوح مسلمان شریعت کے احکام کے مطابق ان سے
 میل جول، لین دین انکے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، الفت و محبت، شادی بیاہ سے پرہیز کریں اور اپنے ایمان کو
 بچائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے صدقے بد مذہبوں سے نفرت اور اپنے پیاروں کی محبت
 اور انکی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ایمان کی سلامتی کے ساتھ موت عطا فرمائے۔

بہار شریعت فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد

- (۱) اصلاح عقائد کیلئے تحقیقی لٹریچر منظر عام پر لانا۔
- (۲) اور عقائد پر مبنی مدلل، مستند مواد فراہم کرنا۔
- (۳) عالم اسلام کے جید علماء اکابرین بالخصوص امام اہلسنت مجددین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی کے علم و فضل، سیرت و پاک، علمی و دینی کارناموں اور انکی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے عوام کو روشناس کرانا۔
- (۴) اصلاح اعمال پر مبنی قرآن و حدیث اسلاف کی بے مثل طرز زندگی کی روشنی میں تحریر کی گئی تصنیفات و تالیفات کی اشاعت۔
- (۵) معاشرے میں رائج غلط رسومات اور بدعت کا قلع قمع کرنے کیلئے تحریری کاوشیں۔
- (۶) احیائے سنت کی تبلیغ و ترویج کیلئے تحریری مواد کی فراہمی۔
- (۷) فروغ علم شریعت کیلئے علماء اکابرین کی مایہ ناز تصانیف کو منظر عام پر لانا۔
- (۸) عالم اسلام کی علمی شخصیات کی گراں قدر تصنیفات کو دور حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق حتی الامکان سہل اسلوب میں پیش کرنا۔

الحمد للہ ! بہار شریعت فاؤنڈیشن یہ عظیم مقاصد حاصل کرنے کیلئے نہایت عرق ریزی، جانفشانی کے ساتھ حتی الامکان تحقیقی مواد پیش کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

اللہ عز و جل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جلیلہ سے بہار شریعت فاؤنڈیشن کو ان عظیم مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حقیر فقیر پر تقصیر کیلئے اس ادنیٰ کاوش قبول فرما کر آخرت میں ذریعہ نجات بنائیں آمین۔

خدمت گار

محمد ناصر الدین ناصر قادری عطاری مدنی

بہار شریعت فاؤنڈیشن، کراچی

